الصلوٰۃ والسلام علیک سیدی یارسول اللہ

وعلیٰ آلک واصحابک سیدی یا حبیب اللہ

اہل علم اور عوام کیلئے یکساں مفید
کثیر الاشاعت علمی و تحقیقی میگزین

ماہنامہ

آوازِ اہل سنت

گجرات پاکستان

زیر سرپرستی
پیشوائے اہل سنت
استاذ العلماء
پیر محمد افضل قادری
دامت برکاتہم العالیہ

اتباع رسول
کامیابی کا ذریعہ

شان اولیاء

مقتدی کیلئے
قرأت جائز نہیں

....

سچی حکایات

....

اہل حق اور گمراہ فرقے

نورانیت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

....

دانش حجاز

....

Teaching
of
Islam

والدین کا مقام

قرآن و سنت کی روشنی میں سوالوں کے مدلل جوابات پر مشتمل
دارالافتاء اہلسنت

انٹرنیٹ پر مکمل شائع ہونے والا میگزین At www.ahlesunnat.info

باسمہ القادر

عالم اسلام کی عظیم دینی درسگاہ !!!

جامعہ قادریہ عالمیہ

نیک آباد مراڑیاں شریف بائی پاس روڈ گجرات پاکستان

مختصر تعارف و کارکردگی رپورٹ

☆...... اس سال جامعہ قادریہ عالمیہ اور شریعت کالج طالبات میں مسافر طلبہ و طالبات کی تعداد 650 ہے، جن کے لئے فری تعلیم، فری خوراک، اور فری رہائش کا انتظام کیا گیا ہے۔

☆...... طلبہ و طالبات کے شعبوں میں مکمل درس نظامی مساوی ایم اے عربی و اسلامیات، شعبہ حفظ قرآن، شعبہ تجوید و قرآ[ت] وخطابت وغیرہ کے علاوہ جدید ترین کمپیوٹرز کی تعلیم کا انتظام بھی کیا گیا ہے۔

☆...... فارغ التحصیل فضلاء و فاضلات دنیا بھر میں دینی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

☆...... دیگر عملہ کے علاوہ 15 اساتذہ طلبہ کو اور 25 معلمات طالبات کو پڑھا رہی ہیں۔

☆...... گزشتہ تعلیمی سال میں مختلف شعبہ جات سے فارغ التحصیل طلبہ و طالبات کی تعداد 357 ہے، جب کہ اس [سال] کارکردگی مزید بہتر ہے۔

☆...... ''جامعہ قادریہ عالمیہ'' و ''شریعت کالج طالبات'' کی زیر سرپرستی اندرون ملک و بیرون ملک 200 سے زائد [ش]اخیں دین کی شمع روشن کر رہی ہیں۔

☆...... انٹرنیٹ www.ahlesunnat.info پر دنیا بھر سے آنے والے اور دیگر ذرائع سے آنے والے سوالوں [کے] مدلل جوابات و فتاویٰ کا انتظام موجود ہے۔

☆...... سال رواں میں تعلیم، خوراک اور رہائش کے اخراجات 40 لاکھ روپے تک پہنچ چکے ہیں، جبکہ 15 لاکھ روپے تعمیرا[ت] پر خرچ کئے گئے ہیں۔

علم دوست اور مخیرین حضرات سے اپیل ہے کہ وہ اس عظیم دینی خدمت و صدقہ جاریہ میں زکوٰۃ، عطیات، اور صدقات کے ذریعے دل کھول کر تعاون کریں۔ کیونکہ اس پرفتن دور میں دینی مدارس سے تعاون سب سے بڑی دینی خدمت ہے۔

الداعی الی الخیر: پیر محمد افضل قادری
مہتمم جامعہ قادریہ عالمیہ و شریعت کالج طالبات

بینک اکاؤنٹ نمبر 2-8090
حبیب بینک سرگودھا روڈ گجرات

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ﷺ وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

انقلاب نظام مصطفیٰ ﷺ کا حقیقی علمبردار

بیادگار: آفتاب طریقت وشریعت، قطب الاولیاء حضرت خواجہ **پیر محمد اسلم قادری** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اہل حق اور اہل جنت کا ترجمان

ماہنامہ
آوازِ اہل سنت
گجرات پاکستان

مارچ 2005
19 محرم الحرام تا 18 صفر

زیر سرپرستی: پیشوائے اہل سنت، استاذ العلماء، **پیر محمد افضل قادری** دامت برکاتہم العالیہ

سجادہ نشین خانقاہ قادریہ عالمیہ، مرکزی امیر عالمی تنظیم اہل سنت، مہتمم: جامعہ قادریہ عالمیہ + شریعت کالج طالبات

چیف ایڈیٹر: صاحبزادہ پیر محمد عثمان علی قادری ☆ ایڈیٹر: صاحبزادہ محمد اسلم قادری

مقام اشاعت: "مرکز اہلسنت" نیک آباد (مراڑیاں شریف) بائی پاس روڈ گجرات پاکستان

قیمت 10 روپے، دفتر سے مستحقین فری حاصل کر سکتے ہیں!

سالانہ ممبر شپ حاصل کرنے کیلئے پاکستان سے 120 روپے، عرب ممالک سے 50 درہم، برطانیہ و یورپ سے 10 پونڈ، امریکی ریاستوں سے 20 ڈالر منی آرڈر کریں۔

معاونین: علامہ ساجد قادری، علامہ راشد قادری، علامہ شہباز چشتی قانونی مشیر: میاں اشرف تنویر ایڈووکیٹ، چوہدری فاروق حیدر ایڈووکیٹ

ادارتی بورڈ: سید فضل رضا، صاحبزادہ محمد فاروق علی، محمد جاوید اقبال، کامران محمود، شہزاد احمد، ندیم اقبال، وحید بیگ، قاضی مشتاق، خالد محمود، تعبیر عباس، قیصر شہزاد، احمد کمال، بہشت بیگ، مطلوب عالم

سرکولیشن منیجر: محمد الیاس زکی، حافظ مشتاق، محمد اشرف کمپوزنگ: بشارت محمود، آفس سیکرٹری: حافظ شبیر حسین ساہی

برائے رابطہ: دفتر ماہنامہ آوازِ اہل سنت، نیک آباد (مراڑیاں شریف) بائی پاس روڈ گجرات پاکستان

فون: 402-053-3521401 فیکس: 3511855 ای میل monthly@ahlesunnat.info

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ترتیب!!!

ٹائٹل	مارچ 2005ء	1
ان سائڈ ٹائٹل	تعارف جامعہ قادریہ عالمیہ	2
ادارتی صفحہ	ماہنامہ ''آواز اہل سنت'' گجرات پاکستان	3
اداریہ	ادارہ	5
حمد و نعت	جناب اعظم چشتی ر مولانا حسن رضا خاں	6
درس قرآن: اتباع رسول کامیابی کا ذریعہ	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمہ اللہ	7
درس قرآن: مقتدی کیلئے قرأت جائز نہیں	مفسر قرآن علامہ جلال الدین قادری	10
درس حدیث: شان اولیاء	پیشوائے اہل سنت پیر محمد افضل قادری	14
اہل حق اور گمراہ فرقے	علامہ محمد عنصر القادری	18
نورانیت مصطفیٰ ﷺ	مفتی غلام حیدر نقشبندی قادری	20
دارالافتاء اہلسنت	صاحبزادہ محمد عثمان علی قادری	23
سچی حکایات	سلطان الواعظین مولانا محمد بشیر صاحب	27
دانش حجاز	جناب محمد دین سیالوی، برطانیہ	30
والدین کا مقام	محترمہ ر۔ ک۔ قادری	32
(اردو انگلش) Teachings of Islam	Allama Sajid ul Hashemi	41
خبر نامہ	نیوز ایڈیٹر علامہ ابو تراب بلوچ	42
ان سائڈ بیک	جہالت و بد عقیدگی کے خلاف جہاد	43
بیک سائڈ	اشتہارات	44

ماہنامہ ''آواز اہل سنت'' میں موجود تحریریں جید علماء دین و مفتیان اسلام کی نظر ثانی کے بعد شائع ہوتی ہیں فسبحان اللہ عما یصفون!

marfat.com

جنرل پرویز مشرف کا اسلامی اقدار پر ایک اور حملہ!!!

اداریہ

ہر دردِ دل رکھنے والا مسلمان پہلے ہی صدر پاکستان جنرل پرویز مشرف کے اسلام کش رویہ سے سخت نالاں ہے...... ان کے دور حکومت میں ٹی وی اور دیگر ذرائع سے مسلمانوں کو کھلی بے حیائی اختیار کرنے کی پر زور تبلیغ کی جارہی ہے...... قوم کو پاکبازی اور طہارت سے ہٹا کر گندگی اور غلاظت کے طریقے پر گامزن کیا جارہا ہے...... جنرل صاحب نے لندن کے خطاب میں چوری کے شرعی احکام کا مذاق اڑایا اور اسلامی پردہ کو غلط قرار دیا...... پھر کراچی کے خطاب میں سنت رسول داڑھی اور برقعہ کی صورت میں شرعی پردہ کو انتہاپسندی قرار دیا...... (العیاذ باللہ من ذالک!)

اسلام کے مقدس ترین قانون توہین رسالت ایکٹ 295 سی اور حدود آرڈیننس میں ترمیم کرکے ان قوانین کو غیر موثر بنادیا ہے...... تعلیمی بورڈز کا نظام ایک ملحد فرقہ آغا خان فاؤنڈیشن کی تحویل میں دے دیا ہے...... غیرت کے نام پر قتل کے قانون میں ترمیم کرکے فاحشہ عورتوں کو تحفظ اور زنا کو فروغ دینے کی سازش کی ہے......

اور اب کہا ہے کہ نیکر پہن کر لڑکیوں کی دوڑ جنھیں ناپسند ہے وہ اپنی آنکھیں بند کرلیا کریں (العیاذ باللہ من ذالک الشیطان) فوجی سربراہ کے یہ ریمارکس اسلامی اقدار پر کتنا بڑا حملہ ہیں؟؟؟ اسلام میں عورتوں کا مردوں کے سامنے دوڑنا کسی طرح جائز نہیں!!! دیکھیں صفا و مروہ کے درمیان سعی کے دوران دوڑنا ایک خاتون حضرت ہاجرہ علیہا السلام کی سنت ہے لیکن عمرہ اور حج میں سعی کی دوران ڈورنے کی عبادت صرف مرد انجام دیتے ہیں عورتوں کیلئے یہ بھی ممنوع ہے، تا کہ دوڑنے کی صورت میں اُن کے نازک اعضاء ظاہر نہ ہونے پائیں۔ "صحیح مسلم" کتاب اللباس والزینۃ، حدیث: 3971 میں حضور ﷺ کا ارشاد ہے:

"نساء کاسیات عاریات ممیلات مائلات رؤسھن کاسنمة البخت لایدخلن الجنة و لایجدون ریحھا."

ترجمہ "ایسی عورتیں جو لباس پہننے کے باوجود ننگی ہیں اپنے سروں کو اونٹوں کی کوہانوں کی طرح ہلاہلا کر چلتی ہیں وہ جنت میں داخل نہیں ہوں گی اور نہ ہی جنت کی خوشبو پاسکیں گی۔"

یقیناً نیم عریاں اور انگریزی لباس پہننے والی اور مردوں کے سامنے دوڑ لگانے والی بے حیاء عورتیں اس حدیث کا مصداق ہیں۔ اور جو شخص اسلامی ملک کا صدر ہو کر اس بے حیائی پر قوم کی بیٹیوں کو اکساتا ہے کیا وہ یزید سے کم ہے؟ ان اسلام کش اقدامات اور یزیدی کردار کے خلاف اگر علماء دین کلمہ حق کی آواز بلند نہیں کریں گے تو انہیں ضرور آگ کی لگام روز قیامت پہنائی جائے گی اور تاریخ ایسے علماء کو علماء حق نہیں بلکہ علماء سوء قرار دے گی۔

مشائخ عظام اور علماء اسلام سے مخلصانہ اپیل ہے کہ وہ تحفظ اسلام کیلئے اپنا کردار ادا فرمائیں۔ وما علینا الا البلاغ المبین !!!

marfat.com

حمد

نعت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لائق حمد تری ذات کہ محمود ہے تو
لائق سجدہ تری ذات کہ مسجود ہے تو

انکساری مرا مقسوم کہ بندہ ہوں میں
خود نمائی ترا دستور کہ معبود ہے تو

بُعد اتنا کہ کبھی آنکھ نے دیکھا نہ تجھے
قُرب اتنا کہ مری جان میں موجود ہے تو

ہے ورا حد تعین سے تری ذات قدیم
کون کہتا ہے کسی سمت میں محدود ہے تو

حُسن پردے میں بھی بے پردہ نظر آتا ہے
اتنا چھپنے پہ بھی منظور ہے مشہود ہے تو

میری کیا بود کہ معدوم تھا معدوم ہوں میں
تری کیا شان کہ موجود تھا موجود ہے تو

ایک اعظمؔ ہی نہیں عاشق ناچیز ترا
سب کا مطلوب ہے محبوب ہے مقصود ہے تو

...... محمد اعظم چشتی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

عجب کرم شہ ولا تبار کرتے ہیں
کہ نا امیدوں کو امیدوار کرتے ہیں

جما کے دل میں صفیں حسرت وتمنا کی
نگاہ لطف کا ہم انتظار کرتے ہیں

مجھے فسردگی بخت کا الم کیوں ہو
وہ ایک دم میں خزاں کو بہار کرتے ہیں

خدا سگان نبی سے یہ مجھ کو سنوادے
ہم اپنے غلاموں میں تجھ کو شمار کرتے ہیں

ملائکہ کو بھی ہیں کچھ فضیلتیں ہم پر
کہ پاس رہتے ہیں طواف مزار کرتے ہیں

کوئی یہ پوچھے مرے دل سے میری حسرت سے
کہ ٹوٹے حال میں کیا غمگسار کرتے ہیں

جو ذرے آتے ہیں پائے حضور کے نیچے
چمک کے مہر کو وہ شرمسار کرتے ہیں

...... مولانا حسن رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ

marfat.com

اتباعِ رسول کامیابی کا ذریعہ

درسِ قرآن

مفسر قرآن شارح حدیث مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

"لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ، لِمَنْ كَانَ یَرْجُوا اللّٰهَ وَالْیَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِیْراً."

("قرآن مجید" پارہ: 21، سورہ احزاب، آیت: 21.)

ترجمہ: "بے شک تمہیں رسول اللہ ﷺ کی پیروی بہتر ہے، اُس کیلئے جو اللہ اور پچھلے دن کی امید رکھتا ہو اور اللہ کو بہت یاد کرے۔"

یہ آیت کریمہ بھی حضور علیہ السلام کی نعت ہے اور اس میں مسلمانوں کو ہدایت ہے کہ اگر تم اللہ سے کچھ انعام کی امید رکھتے ہو اور قیامت کی بہتری چاہتے ہو تو رسول اللہ ﷺ کی زندگی پاک کو اپنی زندگی کیلئے نمونہ بنالو اور ان کی پیروی کرو! اس میں دو طرح سے حضور علیہ السلام کی صفات حمیدہ کا ذکر ہے:

ایک تو یہ کہ ان کی زندگی پاک کو اپنے لئے مشعل راہ بنانا کامیابی کا ذریعہ ہے، اور یہی معنی ہیں وسیلہ کے۔ اللہ کے محبوب علیہ السلام مسلمانوں کے لئے وسیلۂ عظمٰی ہیں۔

خلاف پیمبر کسے راہ گزید
کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

دوسرا اس طرح کہ یہ حکم ہر مسلمان کو دیا گیا ہے، خواہ کسی ملک کا ہو یا کسی وقت کا ہو۔ مطلب یہ ہوا کہ قیامت تک کے تمام مسلمان اپنی زندگی حضور علیہ السلام کے تابع کردیں۔ اور ظاہر ہے کہ مسلمانوں میں بعض تو بادشاہ ہوں گے اور بعض وزیر، بعض حاکم، بعض مالدار، بعض غریب، بعض گھر والے، اور بعض تارک الدنیا، اب ہر شخص چاہتا ہے کہ میری زندگی حضور علیہ السلام کی زندگی کے ماتحت ہو، تو اس قدر فرق زندگی کے ہوتے ہوئے سب لوگ کس طرح حضور علیہ السلام کی پیروی کریں؟

تو اب اس آیت سے یہ نتیجہ نکلا کہ ہمارے محبوب کی زندگی پاک ایسی بے مثال اور انوکھی ہے کہ دنیا میں ہر شخص اپنے لئے اس کو مثال بنا سکتا ہے۔ ایسی زندگی عالم میں کسی کی نہیں گزری۔ بطور مثال سمجھو کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام نے اپنی زندگی ترک دنیا میں گزاری کہ مکان تک نہ بنایا، ان کی پیروی "تارک الدنیا" تو بطور نمونہ کر سکتا ہے، مگر ایک قاضی بادشاہ اپنے لئے ان کی زندگی کو مثال نہیں بنا سکتا۔ اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی زندگی پاک سلطنت و حکومت کے ساتھ گزری، تو سلطان و بادشاہ

marfat.com

توان کی زندگی کو مثال بنا سکتا ہے مگر فقیر بے نوا کے لئے ان کی زندگی نمونہ نہیں۔ علی ہذا القیاس

مگر یہ تو شان میرے محبوب علیہ السلام ہی کی ہے کہ حاکم ہو چاہے محکوم، رعایا ہو چاہے بادشاہ، مالدار ہو یا فقیر بے نوا، سب کے لئے دعوت عامہ ہے کہ آؤ میرے محبوب کی زندگی کو دیکھو اور ان کے نقش قدم پر چلے آؤ!

سرکار ابد قرار ﷺ کی ذات ہر انسان کے ہر درجہ و مرتبہ کے لئے نمونہ ہے، آپ ﷺ متوکل ایسے کہ دو دو ماہ تک گھر میں آگ نہیں جلتی، صرف کھجوروں اور پانی پر گزارہ ہے۔

امت کے مساکین ان حالات مبارکہ کو دیکھیں اور صبر سے کام لیں۔ اگر سلطنت اور بادشاہت کی زندگی گزارنی ہے تو ان حالات کو ملاحظہ کرو کہ فتح مکہ ہو گئی، تمام وہ کفار مکہ سامنے حاضر ہیں جنہوں نے بے انتہا تکلیفیں پہنچائی تھیں، آج موقعہ تھا کہ ان تمام گستاخوں سے بدلہ لیا جائے، مگر ہوا یہ کہ فتح فرماتے ہی عام معافی کا اعلان فرمادیا کہ جو ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے اس کو امن ہے، جو اپنا دروازہ بند کرلے اس کو امن ہے، جو ہتھیار ڈال دے اس کو امن ہے، غرض کہ یوسف علیہ السلام پر دس بھائیوں نے چند گھنٹہ ظلم و ستم کیا اور جب سلطنت حضرت یوسف علیہ السلام میں غلہ لینے کو حاضر ہوئے تو فرمایا:

"لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ."

ترجمہ: "آج تم پر کوئی سختی نہ ہو گی اللہ تمہاری مغفرت فرمادے۔"

مگر حضور علیہ السلام نے ۱۳ سال تک اپنے آپ پر اہل مکہ کی طرف سے سختیاں برداشت کیں، صحابہ کرام، اہل بیت عظام، ان کے گھر والے اور ان حضرات کی جان و مال عزت و آبرو سب ہی خطرے میں رہے، آخر کار دیس چھوڑ کر پردیسی ہونا پڑا، مگر جب بدلہ لینے کا موقع آیا تو سب کو معاف فرمادیا، قیامت تک کہ سلاطین اس کو اپنے لئے مشعل راہ بنائیں۔ اگر مالداری اور تونگری کی زندگی کوئی گزارنا چاہتا ہے تو ان حالات کو ملاحظہ کرے:

کہ ایک شخص کے کھیت میں لمبی ککڑی پیدا ہوئی، تحفہ کے طور پر حاضر بارگاہ کی، اس کے عوض میں ایک لپ بھر سونا عنایت فرمایا۔

ایک بار بکریوں سے بھرا ہوا جنگل حضور علیہ السلام کی ملکیت میں آیا، کسی نے عرض کیا:

یا حبیب اللہ ﷺ! اب اللہ نے حضور علیہ السلام کو بہت ہی مالدار اور تونگر بنا دیا، فرمایا کہ تو نے میری تونگری کیا دیکھی؟

عرض کیا کہ اس قدر بکریاں ملکیت میں ہیں

فرمایا: جا تجھ کو سب عطا فرمادیں۔

وہ اپنی قوم میں یہ مال لے کر پہنچے اور قوم والوں سے کہا کہ اے لوگو! ایمان لے آؤ! قسم رب کی محمد رسول اللہ ﷺ اتنا دیتے ہیں کہ فقر کا خوف نہیں فرماتے۔

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک بار اتنا دیا کہ وہ اٹھا نہ سکے۔ یہ سب واقعات احادیث میں موجود ہیں اور خرپوتی نے ان کو ایک جگہ بیان کیا ہے۔ مالدار یہ واقعات مبارکہ خیال میں رکھیں اور زندگی گزاریں۔

اگر کسی کی زندگی اہل و عیال کی زندگی ہے، تو

maarfat.com

خیال کرے کہ میری تو ایک یا دو یا زیادہ سے زیادہ چار بیویاں ہیں اور کچھ اولاد مگر محبوب علیہ السلام کی ۹ بیویاں ہیں، اولاد اور اولاد کی اولاد، داماد، غلام، لونڈیاں، متولیین اور مہمانوں کا ہجوم ہے۔ پھر کس طرح ان سے برتاؤ فرمایا، اور اسی کے ساتھ ساتھ کس طرح رب کی یاد فرمائی۔

اگر کوئی تارک الدنیا اپنی زندگی گزارنا چاہتا ہے تو غار حرا کی عبادت، وہاں کی ریاضت، دنیا کی بے رغبتی کو دیکھے اور کتاب الرقاق کی احادیث کا مطالعہ کرے۔ غرض یہ کہ ساری قومیں اپنے لئے نمونہ بنا کر بے حرج دنیا میں آرام اور ہدایت سے رہ سکتی ہیں۔

قوت و طاقت کا یہ حال ہے کہ جنگ حنین میں حضور علیہ السلام خچر پر تنہا رہ گئے، مسلمانوں کے پاؤں اکھڑ گئے، کفار نے خچر کو گھیر لیا، ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ باگ کھڑے ہوئے تھے، جب ملاحظہ فرمایا کہ کفار نے یلغار کی ہے تو خچر سے اترے اور فرمایا: ہم جھوٹے نبی نہیں، ہم عبدالمطلب کی اولاد ہیں، کسی کی ہمت اور جرأت نہ ہوئی کہ سامنے ٹھہر جاتا۔

ابو رکانہ عرب کا مشہور پہلوان تھا، جو کبھی کسی سے مغلوب نہ ہوتا تھا۔ حضور علیہ السلام نے تین بار اس کو زمین پر دے مارا، وہ اسی پر حضور علیہ السلام کا مداح بن گیا۔ مگر اس کے ساتھ رحم و کرم کا یہ حال کہ نہ تو کبھی کسی کو برا فرمایا نہ کسی خادم یا اہل خانہ کو اپنے ہاتھ سے مارا۔

غرض کہ زندگی کیا ہے؟ قدرت الٰہیہ کا ایک نمونہ ہے، اسی لئے آیت کریمہ میں سب کو عام اعلان ہے کہ سب لوگ اپنے لئے اس مبارک زندگی کو نمونہ بنالیں۔

اس کے معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ حضور علیہ السلام کی ذات تمہارے لئے قدرت رب کا نمونہ یا سیمپل ہے۔ جیسے کہ کاریگر نمونہ پر اپنا سارا زور ہنر لگا دیتا ہے، اسی طرح دست قدرت نے اس ذات پر اپنے سارے کمالات کا اظہار فرمایا۔ اور جیسے کہ دکان کا نمونہ ایک ہی ہوتا ہے اور بازار میں نمائش گاہ خلائق ہوتا ہے، ایسے ہی یہ ذات کریم بھی کارخانہ قدرت کا ایک ہی نمونہ ہے، جو اس کے کمالات کا انکار کرے وہ درپردہ رب کے کمال کا منکر ہے۔

صاحب روح البیان نے اس جگہ ایک نئی بات کہی کہ یہ تو تفصیل جب تھی جبکہ اس آیت کے معنی کئے جائیں کہ تمہارے لئے حضور علیہ السلام کی پیروی بہتر ہے، یعنی اپنی آئندہ زندگی میں۔ مگر دوسرے معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ تمہارے لئے حضور علیہ السلام کی پیروی بہتر تھی، یعنی عالم ارواح میں ہر جگہ حضور علیہ السلام مقتداء رہے ہیں اور تم سب ان کے مقتدی ہو، وہ اس طرح کہ

☆ سب سے پہلے نورِ رسول اللہ ﷺ پیدا ہوا پھر تم

☆ سب سے اول ربانی فیض روح مصطفیٰ علیہ السلام نے حاصل کیا بعد میں تم نے

☆ "اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ" کے جواب میں سب سے پہلے روح رسول علیہ السلام نے "بَلٰی" کہا بعد میں اوروں نے

☆ صلب حضرت آدم علیہ السلام سے سب سے پہلے حضور علیہ السلام کی روح عہد و پیمان کیلئے باہر تشریف لائی بعد میں تم سب کی ارواح

☆ وغیرہ وغیرہ

تو اب لازم ہے کہ آئندہ زندگی میں بھی تم ان کے پیروکار رہو! وصلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم

marfat.com

درس قرآن

مقتدی کیلئے قرأت جائز نہیں

تلاوت قرآن مجید کے آداب

مفسر قرآن علامہ جلال الدین قادری

☆ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ☆

''واذا قری القران فاستمعوا لہ وانصتوا لعلکم ترحمون.''

ترجمہ: ''اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور خاموش رہو کہ تم پر رحم ہو۔''

(''قرآن مجید'' پارہ:9، سورہ اعراف، آیت:204۔)

حل لغات:

''قُرِئَ'': قَرَأَ سے ماضی مجہول ہے، یہ قِرَاۃٌ سے بنا ہے۔ قِرَاۃٌ کا معنی ہے حروف اور کلمات میں سے بعض کو بعض کیساتھ ملانا، پڑھنا۔

(''المفردات فی غریب القرآن'' از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفهانی، ص: ۴۰۲، کراچی)

''فاستمعوا لہ'': سَمِعَ سے باب اِفْتِعَال کے وزن پر امر کا صیغہ ہے، سَمِعَ یَسْمَعُ سَمْعٌ سَمَاعَۃٌ کا معنی ہے: سننا۔ حروف کی کثرت معنیٰ کی کثرت اور زیادتی پر دلالت کرتی ہے، استماع کا معنیٰ ہے غور سے سننا۔

(''تفسیر کبیر'' از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی جصاص، قاہرہ، جلد: ۱۵، ص: ۱۷۲۔)

''وانصتوا'': نَصَتَ (از باب ضرب) نصتا اور انصت (از باب افعال) کا معنیٰ ہے، بات سننے کیلئے خاموش ہو جانا، کلام سے رک جانا اور قرات سننے کیلئے سکوت کرنا اور قرات کی رعایت کرنا۔

(''المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی'' علامہ احمدبن محمد علی المقبری الفیومی، مصر، ج:۲،ص: ۱۲۴)

شان نزول:

حضور نبی اکرم ﷺ کی اقتدا میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے قرات کی، حضور نبی انور ﷺ کی قرات میں خلط پیدا ہوا، اس پر آیت کریمہ نازل ہوئی جس سے مقتدی کو قرات سے روک دیا گیا، خاموش رہ کر سننے کا حکم دیا گیا۔ اس کے علاوہ شان نزول میں دیگر روایات مروی ہیں مگر وہ پایہ ءثبوت کو نہیں پہنچتیں۔

(''احکام القرآن'' از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص، دارالکتب العربیہ بیروت، جلد ۳، ص۳۹)

مسائل شرعیہ:

۱۔ قرآن مجید جب بھی پڑھا جائے خواہ نماز میں ہو یا نماز کے علاوہ، اس کا سننا اور خاموش رہنا فرض ہے۔

(''احکام القرآن'' از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص، دارالکتب العربیہ بیروت، جلد ۳، ص۳۹)

marfat.com

۲۔ نماز فرض ہو یا واجب یا سنت، امام کی قرات کے وقت خاموش رہنا فرض ہے، امام قرات خواہ جہر سے کرے یا خفی کرے، کیونکہ دونوں صورتوں میں امام قرات کر رہا ہے، بہر صورت امام کی اقتدا میں قرات سننا اور خاموش رہنا فرض ہے، مثلاً فجر کے فرض، ظہر کے فرض، رمضان المبارک میں وتر کی جماعت، نماز تراویح، نماز عیدین، نماز استسقاء وغیرہ، امام کی اقتدا میں مقتدی پر فرض ہے کہ قرات نہ کرے بلکہ خاموش رہے، قرآن مجید کی آیت کا صریح مفہوم یہی ہے، علاوہ ازیں احادیث صحیحہ مرفوعہ کثیرہ، اجلہ صحابہ کرام، تابعین اور ائمہ عظامؒ رضوان اللہ علیہم کا عمل اسی پر ہے۔ چند احادیث شریفہ یہ ہیں:

"اذا قراء الامام فانصتوا."

ترجمہ: "جب امام قرات کرے تو (اے مقتدیو!) تم خاموش رہ کو سنو۔"

("صحیح مسلم" عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ جلد:۱، ص: ۱۷۴)

"من کان له امام فقراة الامام له قراة."

ترجمہ: "جو امام کی اقتدا میں نماز پڑھتا ہے تو امام کی قرات اس مقتدی کیلئے کفایت کرتی ہے۔"

("سنن ابن ماجه" عن جابر رضی اللہ عنہ صفحه نمبر ٦١.)

حضور نبی اکرم ﷺ نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی، ایک مقتدی صحابی نے "سبح اسم ربک الاعلیٰ" پڑھی، اختتام نماز پر حضور ﷺ نے فرمایا:

"قد علمت ان بعضکم خالجنیها."

ترجمہ: "مجھے معلوم ہوا کہ تم میں سے بعض نے (قرات کرکے) مجھے پریشان کیا ہے، (امام کی اقتدا میں قرات نہ کیا کرو۔"

("صحیح مسلم" عن عمران بن حصین، جلد:۱، ص: ۱۷۲)

حضور ﷺ نے مقتدی کو قرات سے منع فرمایا، حدیث شریف میں ہے:

"نهی رسول الله ﷺ عن القراة خلف الامام."

ترجمہ: "رسول اللہ ﷺ نے امام کے پیچھے مقتدی کو قرات سے روک دیا۔"

("رواه عبدالرزاق" عن زید بن اسلم. و"بیهقی".)

("احکام القرآن" از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص، دارالکتب العربیه بیروت، جلد ۳، ص ۴۰.)

۳۔ قرات یہ کہ تمام حروف مخارج سے ادا کئے جائیں کہ ہر حرف دوسرے سے صحیح طور پر ممتاز ہو جائے، ظاہر ہے قرات میں ہونٹوں کی حرکت ہو گی، ہونٹوں کی حرکت کے بغیر قرات نہیں ہو سکتی، آہستہ پڑھنے میں اتنا ضرور ہے کہ اگر کوئی مانع مثل شور یا ثقل سماعت، نہ ہو تو خود سن سکے۔

("احکام القرآن" از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص، دارالکتب العربیه بیروت، جلد ۳، ص ۳۹.)

۴۔ امام کے پیچھے قرات کرنے والے کی نماز صحیح نہیں۔

("تفسیر روح المعانی" از علامه ابوالفضل سید محمود آلوسی، مکتبه امدادیه ملتان، ج:۹، ص:۱۵۲.)

۵۔ امام کی اتباع ضروری ہے، حدیث شریف میں ہے:

"انما جعل الامام لیوتم به."

ترجمہ: "امام اسلئے بنایا گیا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے۔" ("صحیح مسلم" جلد:۱، ص: ۱۷۷)

یہی وجہ ہے کہ امام کے سہو سے مقتدی پر سہو

marfat.com

لازم ہے، اگرچہ مقتدی کو سہو نہ ہو، اور مقتدی کے سہو سے امام پر سجدۂ سہو لازم نہیں اور نہ مقتدی پر۔ اسی طرح اگر امام ظہر کی نماز میں (مثلاً) تیسری رکعت میں بغیر تشہد کے کھڑا ہو جائے تو مقتدی پر اتباع لازم ہے، سجدہ سہو سے نماز ہو جائے گی، اور مقتدی تیسری رکعت میں بغیر تشہد کے کھڑا ہو جائے تو امام پر سجدہ سہو نہیں۔

("احکام القرآن" از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص، دارالکتب العربیہ بیروت، ج۳، ص۴۰ و ۴۱)

۶۔ چونکہ مقتدی پر قرات فرض نہیں، نہ فاتحہ، نہ کوئی اور آیت کی قرات، اسی لئے اگر مقتدی امام کے ساتھ رکوع میں شامل ہو جائے تو اس کی رکعت پوری شمار ہو گی۔

("تفسیر روح المعانی" از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی، مکتبہ امدادیہ ملتان، ج:۹، ص:۱۵۱۔)

۷۔ قرات کی طرح خطبۂ جمعہ، خطبہ عیدین سننا بھی لازم ہے، کیونکہ ان میں قرآن مجید کی تلاوت بھی ہوتی ہے

("احکام القرآن" از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص، دارالکتب العربیہ بیروت، جلد ۳، ص۳۹۔)

۸۔ نماز میں کلام کرنا تھوڑا ہو یا زیادہ، قصداً ہو یا سہواً، جبراً ہو یا حرمت کلام سے ناواقفیت سے، بہر حال نماز کو توڑ دیتا ہے۔

("تفسیر مظہری" علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی، مطبوعہ اردو از دھلی، ج:۴،ص:۴۵۱)

۹۔ اگر کوئی فقہ کی تحریر لکھ رہا ہو اور اسکے برابر کوئی شخص قرآن مجید ایسی آواز سے پڑھ رہا ہو کہ لکھنے والے کو کان لگا کر سننا ممکن نہ ہو تو گناہ پڑھنے والے پر ہو گا۔

("تفسیر مظہری" علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی، مطبوعہ اردو از دھلی، ج:۴،ص:۴۵۵)

۱۰۔ اگر رات کے وقت چھت پر کوئی بلند آواز سے قرآن مجید پڑھ رہا ہو جب کہ لوگ سو رہے ہوں تو پڑھنے والا گناہ گار ہو گا۔

("تفسیر مظہری" علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی، مطبوعہ اردو از دھلی، ج:۴،ص:۴۵۱)

تنبیہ:

آج کل شبینہ کے نام پر راتوں کو قرآن مجید لاؤڈ سپیکر لگا کر پڑھا جاتا ہے، جس سے قرآن مجید کی آواز پوری آبادی تک پھیل جاتی ہے، لوگ سو رہے ہوتے ہیں۔ اس طرح قرآن مجید پڑھنا جائز نہیں۔

۱۱۔ اگر پڑھنے والا یا امام فرض نماز میں قرآت کے اندر جنت اور دوزخ کا تذکرہ پڑھے تو قرآت کے دوران جنت میں داخل ہونے یا دوزخ سے پناہ کی دعا نہ مانگے۔

("تفسیر مظہری" علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی، مطبوعہ اردو از دھلی، ج:۴،ص:۴۵۱)

۱۲۔ منفرد فرض نماز میں قرات چھوڑ کر دعا یا تعوذ میں مشغول نہ ہو، البتہ نفل نماز میں تلاوت کے وقت جنت یا دوزخ کا تذکرہ ہو تو دعا یا تعوذ مانگنا جائز ہے۔

("تفسیر مظہری" علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی، مطبوعہ اردو از دھلی، ج:۴،ص:۴۵۷)

امام الائمہ کاشف الغمہ، سراج الامہ امام اعظم حضرت ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ جلیل القدر تابعی ہیں امام المحدثین ہیں، فقہ کے ساتھ نقد حدیث اور روایت حدیث میں آپ کا علمی مرتبہ بے مثال ہے،

marfat.com

آپ کے تلامذہ فقہاء اور محدثین کے امام ہیں، اس لئے آپ کی تقلید باعثِ رحمت اور باعثِ سہولت ہے۔

("تفسیر روح المعانی" از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی، مکتبہ امدادیہ ملتان، ج:۹، ص:۴۵۷)

۱۳۔ قرآن مجید کلامِ الٰہی ہے جو روح الامین حضرت جبرئیل علیہ السلام کے واسطے سے نبی آخرالزمان خاتم الانبیاء والمرسلین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر نازل ہوا۔ اس کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ کرم پر رکھی ہے، مسلمانوں پر فرض ہے کہ اس کے احکام پر عمل اور اوامر و نواہی سے اجتناب کے ساتھ ساتھ اس کی تعظیم کریں، اس کی توہین یا گستاخی کفر ہے، اس کے اوراق، جلد، غلاف وغیرہ کی تعظیم فرض ہے۔

("تفسیر ابن کثیر" حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج:۲، ص:۲۸۰)

۱۴۔ قرآن مجید پڑھنے والے کیلئے چند آداب مقرر ہیں، ان میں چند ایک یہ ہیں:

(۱) پاک جسم اور باوضو ہو کر قرآن مجید پڑھے، البتہ اگر زبانی پڑھنا ہو تو اس کیلئے وضو شرط نہیں۔

(۲) تلاوت کے وقت لباس پاکیزہ اور عمدہ ہو۔

(۳) تلاوت کے وقت سر ننگا نہ ہو، بلکہ عمامہ یا ٹوپی سر پر ہو

(۴) قبلہ رو ہو کر تلاوت کرنا زیادہ افضل ہے۔

(۵) لیٹ کر قرآن مجید پڑھنا جائز ہے، اس حالت میں پاؤں سمیٹ کر رکھے، قرآن مجید کی طرح تمام اذکار و اوراد لیٹ کر پڑھ سکتا ہے۔

(۶) چلتے میں، یا سواری پر یا کام کرتے وقت اگر دل تلاوت کی طرف متوجہ ہو تو تلاوت قرآن مجید جائز ہے، بشرطیکہ راستہ صاف ہو۔

(۷) ننگے بدن تلاوت جائز نہیں، اسی طرح جو آدمی ننگا ہو اس کے پاس تلاوت جائز نہیں۔

(۸) قرآن مجید کی تلاوت اور قرات بکثرت کرنا مستحب ہے لہٰذا جن لوگوں کو خوب غور و خوض کرنے سے نئی نئی باریکیاں اور علوم سوجھ پڑتے ہیں ان کو چاہیے کہ اس قدر تلاوت کرنے پر اکتفاء کریں جس سے پڑھے جانے والے حصے کو پوری طرح سمجھ سکنا ممکن ہو اور ایسے ہی جو لوگ اشاعتِ علم دین، فیصلہ مقدمات، یا اور اسی قسم کے ضروری دینی کاموں میں مصروف ہوں یا عام دنیاوی کاموں میں مشغول رہتے ہوں ان کے واسطے اسی قدر تلاوت کرلینا کافی ہے جو ان کے فرائض منصبی اور حوائج ضروریہ میں خلل انداز نہ ہو اور ان لوگوں کے علاوہ جنہیں فرصت رہتی ہے وہ جس قدر ممکن ہو اتنی تلاوت کریں۔

(۹) عورت جن دنوں عدم طہارت کے باعث نماز نہیں پڑھ سکتی ان دنوں میں قرآن مجید پڑھنا اس کیلئے حرام ہے۔

(۱۰) تعظیمِ قرآن اور منہ کی پاکیزگی کے خیال سے مسواک کرنا مسنون ہے۔

(۱۱) قرات پاک اور صاف جگہ کرے، اس کیلئے سب سے افضل مسجد ہے۔

(۱۲) ہر سورت کی ابتداء میں بسم اللہ شریف پڑھنا مسنون ہے

(۱۳) قرات شروع کرنے سے پہلے اعوذ باللہ پڑھنا مسنون ہے

(۱۴) قرات قرآن مجید میں تمام اذکار کی طرح رب تعالیٰ کی رضا کی نیت کرے

(۱۵) تلاوت میں ترتیل مسنون ہے، ترتیل یہ ہے کہ تمام حروف ایک دوسرے سے ممتاز کرکے پڑھے۔

(باقی صفحہ نمبر 22 پر ملاحظہ فرمائیں!)

marfat.com

درس حدیث

استاذ العلماء پیر محمد افضل قادری

شانِ اولیاء

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

"عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله عليه و سلم ان الله تعالیٰ قال من عادیٰ لی ولياً فقد اذنته بالحرب وما تقرب الی عبدی بشئی احب الی مما افترضت عليه وما يزال عبدی يتقرب الی بالنوافل حتیٰ احبته فاذا احبته فكنت سمعه الذی يسمع به وبصره الذی يبصر به ويده التی يبطش بها و رجله التی يمشی بها وان سالنی لاعطينه ولئن استعاذنی لاعيذنه."

حوالہ: "صحیح بخاری" کتاب الرقاق، باب التواضع، حدیث نمبر: 6021، ترقیم العلمیہ۔)

ترجمہ: "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جو شخص میرے کسی ولی (بندہ مقرب) سے عداوت رکھے تو میں اس سے اعلان جنگ کرتا ہوں، اور میرا بندہ کسی اور میری پسندیدہ چیز کے ذریعے میرا قرب نہیں پاتا جتنا کہ فرائض کے ذریعے (میرا قرب پاتا ہے) اور میرا بندہ نفل (زائد) عبادات کے ذریعے ہمیشہ میرا قرب پاتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت فرماتا ہوں جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کے کان ہو جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھیں ہو جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے اور اس کے ہاتھ ہو جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں ہو جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے مانگے تو اسے ضرور عطاء کرتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے پناہ مانگے تو اسے ضرور پناہ عطاء فرماتا ہوں۔"

عادلی: عدو سے بنا ہے۔ جس کا معنی ہے ظلم کرنا، دور رہنا، دشمنی رکھنا اور لڑائی کرنا۔

ولی: ولی یا ولایۃ سے بنا ہے۔ اور ولایۃ کا معنی ہے: محبت کرنا، قریب ہونا، حاکم ہونا، تصرف کرنا، مدد کرنا، دوستی کرنا اور کوئی کام ذمہ لینا۔ لہٰذا "ولی" کا لغوی معنی ہے: قریب، محبّ، حاکم، مددگار، دوست، متولی امر۔

شریعت میں ولی اسے کہتے ہیں جو مومن اور متقی و پرہیزگار ہو اور اللہ تعالیٰ اسے اپنے قرب محبت سے نواز دے۔ اور اس بات پر متکلمین کا اتفاق ہے کہ کافر اور فاسق و فاجر کو اللہ تعالیٰ اپنی ولایت (اپنے قرب محبت) سے نہیں نوازتے۔

حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ مرتبہ ولایت پر فائز ہونے کے اسباب ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"مرتبہ ولایت کے حصول کی یہی صورت ہے کہ

marfat.com

بالواسطہ یا بلاواسطہ آئینہ دل پر آفتاب رسالت کے انوار کا انعکاس ہونے لگے اور پر تو جمال محمدی (علی صاحبہ اجمل الصلوات و اطیب التسلیمات) قلب و روح کو منور کر دے اور یہ نعمت انہیں بخشی جاتی ہے جو بارگاہ رسالت میں یا حضور ﷺ کے نائبین یعنی اولیاء امت کی صحبت میں بکثرت حاضر رہیں۔"

حوالہ "تفسیر مظہری" علامہ ثناء اللہ پانی پتی۔

لفظ ولی کے تمام لغوی معانی مبالغہ کے ساتھ اللہ کے محبوب و مقرب بندوں میں پائے جاتے ہیں۔ اور اس کے دلائل کتاب و سنت اور سیرت بزرگان دین میں بکثرت موجود ہیں اور اس حدیث پاک میں بھی اس پر مضبوط استدلال موجود ہے۔

بالحرب: اس سے اللہ تعالیٰ کا ولی کے دشمن کے خلاف اعلان جنگ ہے یا پھر دشمن ولی کا اللہ کے خلاف اعلان جنگ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا کسی کے خلاف اعلان جنگ سے مراد یہ ہے کہ اللہ اسے دنیا میں ہدایت کی توفیق مرحمت نہ فرمائے یا اسے ایمان پر خاتمہ نصیب نہ فرمائے۔ اور آخرت میں اسے عذاب الیم میں مبتلا کر دے۔

بزرگان دین فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے دو گناہوں پر وعید جنگ فرمائی ہے:

1. سود۔ 2. اللہ کے محبوب بندوں سے عداوت۔

حضرت علامہ علی قاری مکی حنفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"اللہ کے محبوب بندوں کے ساتھ عداوت رکھنا انتہائی خطرناک ہے، اس کی وجہ سے ایمان کے خلاف خاتمہ ہونے کا خطرہ ہے۔ اور اسی قسم کا مضمون حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری نے کشف المحجوب میں لکھا ہے۔ (اعاذنا اللہ من ذالک)

عبدی: قرب محبت پانے والے شخص کو عبدی (میرا بندہ) فرمانے میں اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ عالیہ میں بلند مراتب حاصل کرنے کا اصل سبب خدا تعالیٰ کی بندگی ہے۔ جیسا سورہ اسراء میں آیت اسراء میں حضور سید المرسلین ﷺ کے لئے عبد کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔

مما افرضت علیه: فرض سے مراد وہ دینی احکام ہیں جنہیں دلیل قطعی کے ذریعے جن و انس پر لازم کر دیا جائے۔ فرض کا انکار کفر ہے، اور فرض کو ادا نہ کرنے والا فاسق و فاجر ہے۔ بعض مقامات پر فرض کا اطلاق نواہی پر بھی ہوتا ہے کیونکہ نواہی میں بھی کام کو نہ کرنا فرض کر دیا جاتا ہے بلکہ نواہی سے احتراز کرنا، اوامر کی ادائیگی سے زیادہ ضروری ہے۔

وما یزال العبد یتقرب الی بالنوافل: نوافل سے مراد وہ عبادات ہیں جو فرض و واجب نہیں۔ جیسے نفلی نماز، نفلی روزہ، تلاوت قرآن، محافل میلاد، محافل ایصال ثواب، درود شریف وغیرہ۔

فاذا احببته فکنت سمعه الذی یسمع به الخ: اللہ تعالیٰ کا اپنے بندہ محبوب کے کان ہاتھ اور پاؤں بن جانے سے مراد یہ ہے کہ جب بندہ مومن فرائض پر پابندی کے بعد نوافل کی کثرت اختیار کرتا ہے اور مجاہدات و ریاضات کے ذریعے وہ اس قابل ہو جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے انوار و تجلیات اس پر وارد ہوں تو وہ خدا تعالیٰ کی صفات کا مظہر بن جاتا ہے۔ اب اس کا سننا، دیکھنا، پڑھنا اور چلنا عام انسانوں کی طرح نہیں ہوتا بلکہ اس کے لئے دوریاں اور فاصلے ختم کر دیئے جاتے ہیں اور وہ جہاں

marfat.com

چاہے تصرف کر سکتا ہے۔

جیسا کہ قرآن مجید میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے ایک صحابی کا واقعہ موجود ہے کہ ملکہ یمن بلقیس مسلمان ہونے کی غرض سے حضرت سلیمان علیہ السلام کے دربار کے قریب پہنچ چکی تھی تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا:

تم میں کون ہے جو بلقیس کا تخت (سینکڑوں میل دور صنعاء یمن سے) اس کے میرے پاس پہنچنے سے پہلے میرے پاس لائے؟ تو قرآن مجید میں ہے:

"قال الذی عندہ علم من الکتاب انا اتیک بہ قبل ان یرتدالیک طرفک."

ترجمہ: "اس شخص نے جسکے پاس کتاب کا علم تھا کہا: میں آپکے پاس وہ تحت آپکی آنکھ جھپکنے سے پہلے لاتا ہوں"

حوالہ: "قرآن مجید" پارہ: 19، سورہ نمل، آیت: 40.

یہ تو حضرت سلیمان علیہ السلام کی امت کے ولی تھے، لیکن حضور سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی امت کے اولیاء کی شان پہلی امتوں کے اولیاء کرام سے کہیں زیادہ ہے۔ حضرت غوث الاعظم شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

بلا د اللہ ملکی تحت حکمی

و وقتی قبل قبلی قد صفالی

ترجمہ: "اللہ کی ساری کائنات میرے زیر حکومت ہے اور میرا وقت مجھ سے پہلے میرے لئے صاف ہو چکا تھا۔

نظرت الی بلا د اللہ جمعا

کخر دلۃ علی حکم اتصال

ترجمہ: "میں نے اللہ کی ساری کائنات کو بیک وقت ایسے دیکھا جیسے رائی کا دانہ۔"

حوالہ: قصیدہ غوثیہ

اس حدیث میں اولیاء کیلئے جن مافوق الاسباب اختیارات کا ذکر ہے وہ اختیارات روحانی ہیں، لہٰذا اولیاء کرام کو یہ اختیار وفات کے بعد بھی حاصل رہتے ہیں کیونکہ اجماع امت ہے کہ وفات سے روح فنا نہیں ہوتی، بلکہ علامہ ابن خلدون فرماتے ہیں کہ وفات کے بعد روح جسم سے آزاد ہونے کی وجہ سے زیادہ طاقتور ہو جاتی ہے۔

حوالہ: "مقدمہ ابن خلدون"

روح کا وفات کے بعد دنیاوی زندگی کی نسبت زیادہ مضبوط ہونا مضبوط دلائل شرعیہ سے ثابت ہے۔ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے:

"انہ لیسمع قرع نعالھم."

ترجمہ: "بیشک میت دفن کر کے لوٹنے والوں کے جوتوں کی آواز سنتی ہے۔"

حوالہ: "صحیح بخاری" کتاب الجنائز، باب المیت یسمع خفق النعال، حدیث نمبر 1252. وغیرہ

حالانکہ اگر زندہ آدمی کو قبر میں دفن کر دیا جائے تو وہ باہر سے لاؤڈ سپیکر کی آواز بھی نہیں سن سکتا، لیکن میت جوتوں کی آواز سنتی ہے۔

اس بحث کی روشنی میں یہ ثابت کرنا بھی مقصود ہے اولیاء کرام ظاہری زندگی کی طرح وفات کے بعد بھی دور و نزدیک سے سن سکتے ہیں اور فریاد رسی کر سکتے ہیں۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں:

"او (حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ) در قبر خود مثل احیاء تصرف می کند"

marfat.com

ترجمہ: ''حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی اپنی قبر انور میں زندہ اولیاء کی طرح تصرف فرمارہے ہیں۔''

حوالہ: ''ہمعات نمبر 11.''

علاوہ ازیں تمام سلاسل روحانیہ قادریہ، نقشبندیہ، چشتیہ اور سہروردیہ وغیرہا کے مسلمہ مشائخ کا اہل قبور سے فیض حاصل کرنے اور ان کے روحانی تصرفات پر اجماع ہے۔

ولان سالنی لاعطینه:

اور اگر وہ مجھ سے مانگے تو ضرور اسے عطاء کرتا ہوں۔ اس سے اولیاء کرام کی دعاؤں کا قبول ہونا ثابت ہوتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اولیاء کریم کی زندگی میں اور ان کی وفات کے بعد بھی ان سے دعا کروانا ہمیشہ سے مسلمانوں میں مروج ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرام کو حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بارے میں فرمایا:

''من لقیه منکم فلیستغفرلکم.''

ترجمہ: ''تم میں سے جس کی بھی ان سے ملاقات ہو تو وہ تمہارے لئے استغفار کریں۔''

حوالہ: ''صحیح مسلم'' کتاب فضائل الصحابه، باب من فضائل اویس قرنی، حدیث: 4612.

اور امام بخاری و مسلم کے استاذ شیخ ابو بکر ابن ابی شیبہ نے صحیح سند کے ساتھ یہ روایت نقل فرمائی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں قحط پیدا ہوا تو صحابی رسول حضرت بلال بن حارث مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روضہ نبوی پر حاضر ہوئے اور عرض کیا:

''یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِسْتَسْقِ لِاُمَّتِکَ فَاِنَّھُمْ ھَلَکُوْا.''

ترجمہ: ''یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ اپنی امت کے لئے بارش کی دعاء فرمائیں کیوں کہ وہ ہلاک ہونے والی ہے۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں فرمایا:

''ائت عمر فاقرأه السلام واخبره انکم تسقون.''

ترجمہ: ''عمر کے پاس جاؤ انہیں سلام کہو اور بشارت دو کہ بارش ہو گی۔''

حوالہ:''مصنف ابن ابی شیبه'' جلد: 12، صفحه: 32.

حضور نبی اکرم ﷺ کی نیابت میں آپ کی امت کے اولیاء بھی قبور میں فیض رسانی فرمارہے ہیں۔ اور اہل قبور سے فیض و برکت حاصل کرنا ہمیشہ سے امت مسلمہ میں مروج ہے بلکہ مخالفین کے مسلمہ اکابرین سے بھی ثابت ہے۔

ولان استعاذنی لاعیذنه: اور اگر وہ مجھ سے پناہ مانگے تو ضرور بالضرور پناہ دیتا ہوں۔ اس سے مراد نفس شیطان کے شر سے یا اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور اس کی طرف سے سختی یا اس کی بارگاہ سے دوری وغیرہ سے پناہ مانگنا مراد ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اہل سنت و جماعت کے نزدیک اولیاء کرام گناہوں سے محفوظ ہیں۔ جس کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اولیاء کرام کو اپنی پناہ میں رکھتے ہوئے گناہوں سے محفوظ رکھتے ہیں۔ اور کسی حکمت کے تحت ان سے کوئی لغزش ہو جائے تو فوراً رجوع الی اللہ کی توفیق مرحمت فرماتے ہیں۔

اس حدیث مبارک سے دیگر بے شمار فوائد اخذ کئے جاسکتے ہیں جنہیں اختصار کے پیش نظر ترک کیا گیا ہے، اللہ تعالیٰ اس ٹوٹی پھوٹی تحریر کو اپنے پیارے حبیب اور مسلمانوں کے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے طفیل قبول و منظور فرمائیں۔

آمین! برحمتك یا ارحم الراحمین!

marfat.com

گزشتہ سے پیوستہ

علامہ محمد عنصر القادری

اہل حق اور گمراہ فرقے

حدیث کی مشہور ترین کتاب سنن "ابن ماجہ" جس کو صحاح ستہ میں شمار کیا گیا ہے، اس کے صفحہ نمبر 5 پر ایک حدیث جس کے راوی حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، بایں الفاظ موجود ہے:

اللہ کے پیارے رسول ﷺ نے فرمایا:

وسترون من بعدی اختلافاً شدیداً فعلیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین المهدیین عضوا علیها بالنواجذ الخ.

ترجمہ: "عنقریب تم میرے بعد بہت اختلاف دیکھوگے۔ پس تم پر لازم ہے مضبوطی کیساتھ پکڑنا میری سنت اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت کو۔"

اس سے پتہ چلتا ہے کہ نبی کریم رؤف رحیم ﷺ نے اپنی زبانِ اقدس سے اختلاف شدید کے زمانے میں سنت پر قائم رہنے اور سنت کا طریقہ اپنانے کا نہ صرف حکم صادر فرمایا بلکہ نواجذ سے تھامنے کا حکم بھی فرمایا۔

نواجذ انسان کے منہ میں چاروں طرف یعنی اوپر نیچے، دائیں بائیں آخری کنارے پر چار ڈاڑھوں کو کہتے ہیں۔ مطلب یہ کہ انتہائی مضبوطی سے تھام رکھنا اور یہ بات تجربے سے ثابت ہے کہ ان دانتوں سے جو چیز پکڑی جاتی ہے وہ انتہائی مضبوطی سے تھم جاتی ہے۔

ثابت ہوا کے آپ ﷺ اور آپ کے خلفاء راشدین کی سنت کو تھامنے والے اہل سنت ہی ہیں۔

اسی طرح حدیث مبارک میں ہے:

"لو ترکتم سنة نبیک لضللتم."

ترجمہ: "(اے مسلمانوں!) اگر تم اپنے نبی کی سنت چھوڑ دو تو تم سب گمراہ ہو جاؤ۔"

اس میں اہل سنت کے راستے کو حق اور صواب قرار دیا گیا ہے۔

شہزادۂ گلگوں قبا، راکب دوش مصطفیٰ، نواسۂ رسول، جگر گوشہ بتول، نور نظر حیدر کرار، امام عالی مقام، سید الشہداء، امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وہ خطبہ جو انہوں نے کربلا کے میدان میں یزیدی فوجوں کے سامنے دیا۔ جس کو "تاریخ ابن خلدون" جلد:2، صفحہ:112 میں نقل کیا گیا ہے کہ

"یاایها الناس اولم یبلغکم قول مستفیض ان رسول ﷺ قال لی ولاخی انما سیدا شباب اهل الجنة وقرة عیون اهل السنة."

ترجمہ: "اے لوگو! کیا تم کو وہ قول نہیں

marfat.com

پہنچا ہے جو اللہ کے پیارے رسول ﷺ سے مستفیض ہے۔ وہ فرمان آپ ﷺ نے میرے لئے اور میرے بھائی کیلئے فرمایا کہ تم دونوں جنتی جوانوں کے سردار ہو اور اہل سنت کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہو۔"

امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی اس فرمان رسول سے صاف واضح ہوتا ہے کہ اہل اسلام کا حق گروہ اہل سنت ہے اور یہ دونوں شہزادے ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں۔ اگر کسی نے اس فرمان کی عملی تصویر دیکھنا ہو تو اہل سنت کے افراد کی محبتِ اہل بیت کا جائزہ لے حقیقت خود بخود آشکارا ہو جائے گی۔

اسی طرح شیعہ فرقہ کی مشہور کتاب احتجاج طبرسی جلد:1، صفحہ:84 پر ہے کہ

حسن و حسین کے بابا، فاطمہ کے سر کے تاج، تاجدار ہل اتی، دامادِ مصطفیٰ، امام الاولیاء، باب مدینۃ العلم، فقیہہ اعظم اسلام، سخاوت کے سمندر، شجاعت کے غضنفر، مولا علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے ایک سوال کے جواب میں فرمایا:

"اما اهل الجماعة فانا ومن اتبعنى وان قلوا وذالک الحق عن امرالله عزوجل وعن امر رسوله الخ واما اهل السنة فمتمسكون بما سنه الله ورسوله وان قلوا الخ.

ترجمہ:

"لیکن اہل (سنت و) جماعت تو وہ میں اور میرے پیروکار ہیں اگرچہ کم لوگ ہوں اور یہی اہل (سنت و) جماعت ہونا حق ہے اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ کے حکم کے مطابق ـ ـ ـ اور لیکن اہل سنت تو وہ اللہ جل جلالہ و رسول اللہ ﷺ کی سنت پر مضبوطی سے عمل کرنے والے ہیں۔"

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کے صحاب اور اہل سنت رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔ اپنے آپ کو مومن و مسلم سمجھنے کے ساتھ ساتھ اہل سنت بھی کہا کرتے تھے۔

تو اب مذکورہ الصدر حدیث مبارکہ کی طرف چلتے ہیں جس میں 72 گمراہ فرقوں کا بیان ہوا ہے۔

علماء اسلام نے اپنی تصانیف میں بڑی شرح وسط کے ساتھ ان کا ذکر کیا ہے۔ ان میں سے بعض وہ ہیں جن کی گمراہی حد کفر تک پہنچی ہوئی ہے اور بعض وہ ہیں جن کی گمراہی حد کفر تک نہیں پہنچی۔

جن کی گمراہی کفر کی حد تک پہنچ چکی ہے وہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے اور جن کی گمراہی کفر کی حد تک نہیں پہنچی وہ اپنی بد عقیدگی اور بد عملی کی سزا پا کر دوزخ کے عذاب سے نجات پا جائیں گے۔

ان میں سے بعض وہ ہیں جو تاریخ اسلام کے مختلف ادوار میں اپنی گمراہی پھیلاتے رہے ہیں مگر اب معدوم ہیں یا کہیں ان کا وجود ہے تو نہ ہونے کے برابر۔ بعض وہ ہیں جن کی بگڑی ہوئی شکل کچھ تبدیلیوں کے ساتھ اب بھی موجود ہے اور بہت سے ایسے بھی ہیں جو اسی موجودہ زمانے کی پیداوار ہیں۔

اب ہم باری باری اختصار کے ساتھ ان میں سے بعض مشہور فرقوں کا حال اور ان کے مشہور عقائد کا جائزہ پیش کرتے ہیں۔ جس سے آپ خود اندازہ لگا سکیں گے کہ حقیقت حال کیا ہے۔ (جاری ہے)

marfat.com

نورانیت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

علامہ مفتی غلام حیدر نقشبندی قادری

الاستفتاء: نورانیت مصطفیٰ ﷺ قرآن وحدیث اور بدمذاہب کی کتب سے ثابت فرمائیں؟ کچھ بدعقیدہ اس کے منکر ہیں۔ مختار احمد، واہلیان بھیلووال پنڈدادن خان

الجواب بتوفیق اللہ الوھاب! کسی بھی گمراہ اور بے دین فرقے کے لوگوں کا ماننا یا کسی چیز کا انکار کرنا نہ تو کسی چیز کی حقانیت کا معیار ہے نہ کسی چیز کے باطل ہونے کی دلیل۔ کیونکہ وہ خود گمراہ بے دین ہیں، دیکھیں! ہندو لوگ نہ اللہ تعالیٰ کو مانتے ہیں نہ انبیاء کرام کو نہ قرآن پاک کو تو کیا انکا نہ ماننا کوئی حیثیت رکھتا ہے کسی صاحب ایمان کے یقین و تصدیق کو متزلزل کرنے کیلئے؟

اسلام میں کسی چیز کے ثبوت و حقانیت کا معیار قرآن حکیم اور سنت نبی کریم ﷺ اور اجماع امت اور قیاس شرعی ہے، یعنی ایسا قیاس جس کی بنیاد قرآن و سنت اور اجماع امت پر ہو۔ (کتب اصول فقہ)

حضور پر نور جناب شافع یوم النشور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے نور بلکہ منیر بھی ہیں۔

جو اسکا منکر ہو وہ صریح کافر مرتد ہے۔ کیونکہ امت مسلمہ کا بالاجماع یہ عقیدہ ہے کہ جو حضور نبی کریم ﷺ کی کسی صفت یا خوبی کا انکار کرے وہ دین سے خارج ہے اور ملحد قسم کا مرتد ہے۔ ملاحظہ ہو حضرت قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''الشفاء بعریف حقوق المصطفیٰ'' حصہ دوم جابجا۔ نیز فتاوی عالمگیری باب ارتداد ووجوہ کفر

اب قرآن و سنت اور بزرگان دین کی نصوص ملاحظہ فرمائیں جن میں آپ ﷺ کا نور و منیر ہونا بیان فرمایا گیا ہے:

۱۔ قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''قد جاء کم من اللہ نور و کتاب مبین.''

ترجمہ: ''بیشک تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور اور کتاب مبین آچکی ہے'' (قرآن مجید، مائدہ، آیت: 15)

تفسیر جلالین، تفسیر ابن عباس، تفسیر خازن، تفسیر مدارک، تفسیر ابی سعود، تفسیر مظہری، تفسیر روح البیان، تفسیر خزائن العرفان، تفسیر نور العرفان نیز ہر معتمد علیہ تفسیر میں اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ یہاں نور سے مراد حضرت نبی کریم ﷺ کی ذات اقدس ہے۔

معلوم ہونا چاہئے کہ نور سے مراد وہ کیفیت ہے جو خود روشن ہو اور دوسروں کو روشن کرے۔

(کتب لغت و تفسیر)

marfat.com

نور ہمارے نبی اکرم ﷺ کی صفت ہے۔

کیونکہ آپ خود معارف الہیہ وعلوم خدائے ذوالجلال اور حدیث ربانی سے روشن ہیں اور دوسروں کو بھی روشن کرتے ہیں۔

اور یہ وصف آپکا اللہ تعالیٰ کا پیدا کردہ ہے۔یعنی آپ کا نور مخلوق ہے اور وہ صفت نور جس کا اللہ تعالیٰ پر اطلاق ہوتا ہے،اللہ کی ذاتی صفت ہے۔

ہمارے نبی پاک ﷺ کی حقیقت نور ہے۔اور اگر حقیقت سے مراد یہ جسم یا گوشت پوست اور خون وغیرہ کا مجموعہ مراد لے تواس پر بھی ہم دلیل قائم کردیں گے کہ ہمارے نبی کریم ﷺ کی یہ مذکورہ اشیاء مبارکہ بھی نورہی ہیں اور قدرت خداوندی سے یہ بات بعید نہیں کہ جس طرح وہ مٹی سے انسان پیدا فرما سکتا ہے نور سے بھی پیدا فرمادے۔

نہ مٹی کی ذات میں یہ چیز داخل ہے کہ اس سے انسان بنیں نہ انسان کی ذات میں یہ چیز داخل ہے کہ وہ مٹی کا ہی ہو یعنی مٹی انسان کے مفہوم کا ذاتی نہیں یہ چیز تو اللہ تعالیٰ کے ارادے کے متعلق ہے جس چیز کے ساتھ اسکا ارادہ متعلق ہو کہ وہ مٹی سے بنے وہ مٹی سے بن جاتی ہے۔اور جس سے اسکا ارادہ متعلق ہو کہ وہ نور سے بنے وہ نور سے بن جاتی ہے۔اس کی شان ہے۔

"انما امره اذا ارادشيا ان يقول له كن فيكون."

دیکھیں ملائکہ کو پیدا فرماتے وقت اسکا ارادہ ہوا کہ نور سے بنیں وہ نور سے بن گئے۔اور حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرماتے ہوئے اس کا ارادہ ہوا کہ وہ مٹی سے بنیں تو وہ مٹی سے بن گئے۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پیدا فرماتے ہوئے ارادہ فرمایا تو وہ حضرت جبریل امین کے دم فرمانے سے پیدا ہو گئے۔باقی انسانوں کے بارے میں ارادہ فرمایا کہ مادہ منویہ سے پیدا ہوا کریں پس اسی سے پیدا ہو رہے ہیں۔نہ ملائکہ کی ذات اسکا تقاضا کرتی تھی کہ ضرور نور سے ہی بنیں،نہ حضرت آدم کہ وہ مٹی سے ہی بنیں۔

دیکھیں! دنیا میں درخت لکڑی کے ہیں، جنت میں سونے چاندی کے،دوزخ میں آگ کے۔

اب رہی یہ بات کہ ہمارے نبی اکرم ﷺ نور سے پیدا فرمائے گئے ہیں تو انسانی شکل وصورت میں کیوں ہیں؟ جیسا کہ کئی بدمذہب لوگ کہا کرتے ہیں۔تواس کا جواب یہ ہے کہ نور کی ذات کب یہ تقاضا کرتی ہے کہ انسانی شکل میں ظاہر نہ ہو سکے اور اس سے کوئی محال فطری لازم آئے۔علم حکمت کی روشنی میں اسکا جواب کوئی بد مذہب دے سکتا ہے؟

کیا تم نہیں دیکھتے کہ جبریل امین اللہ تعالیٰ کے نور ہیں،اس میں تو کسی کو شک وشبہ ہے ہی نہیں اگرچہ کوئی بدعقیدہ ہی ہو۔اس کے باوجود وہ شکل انسانی میں ظہور فرماتے رہے ہیں۔قرآن حکیم میں ہے:

"فارسلنا اليها روحنا فتمثل لها بشرا سويا."

ترجمہ: "تو اسکی طرف ہم نے اپنا روحانی (روح الامین) بھیجا وہ اسکے سامنے ایک تندرست آدمی کے روپ میں ظاہر ہوا۔" "قرآن" سورہ مریم، آیت: 17۔

نیز بخاری شریف کی کتاب الایمان والی حدیث پڑھیں جس میں جبریل امین کا انسانی شکل میں خوبصورت سفید لباس میں بالوں کو تیل لگا کر بارگاہ رسالت میں ایمان

marfat.com

او اسلام اور تقدیر وغیرہ کے بارے سوالات عرض کرنے کیلئے حاضر ہو نامذ کور ہے۔

علاوہ ازیں سورہ ذریت میں حضرت ابراہیم علیہ کے مہمان فرشتوں کا واقعہ پڑھ لیں کہ انسانی شکل میں ہی حاضر بارگاہ ہوئے تھے۔ کیا اب بھی شک رہ گیا ہے کہ نورانی مخلوق صورت بشری میں آسکتی ہیں۔

۲۔ قرآن حکیم میں ہے:

"یا ایھا النبی انا ارسلناک شاھدا ومبشرا ونذیرا وداعیا الی اللہ باذنہ وسراجا منیرا."

ترجمہ: "اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) بیشک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر ناظر اور خوشخبریاں دیتا اور ڈر سناتا اور اللہ کی طرف اسکے حکم سے بلاتا اور چمکا دینے والا آفتاب"

"قرآن مجید" پارہ: 22، سورہ احزاب، آیت: 45،46.

کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ اس آیت میں لفظ منیرا سے مراد ہمارے نبی نہیں، خواہ اس آیت کی کوئی بھی ترکیب کرلیں، یہ نبی پاک ﷺ کی صفت ہے، خواہ اسے ارسلناک کا دوسرا مفعول بنالیں یا ضمیر ک کا حال۔ اب لفظ نور اور منیرا کا فرق سمجھ لیں کہ نور ثلاثی مجرد اور منیرا ثلاثی مزید باب افعال کا اسم فاعل ہے جس کا معنیٰ یہ ہے: روشن، نورانی، منور کرنے والا، اسکا مادہ وہی لفظ نور ہے اور دونوں کا اطلاق نبی ﷺ پر فرمایا گیا ہے۔ کیا کوئی عقلمند کہہ سکتا ہے کہ کسی ذات پر کوئی اسم مشتق یا اسم مشتق کے معنیٰ میں مصدر بولا جائے اور پھر اس میں مادہ اشتقاق پایا ہی نہ جائے۔ اور بولے بھی ذات باری تعالیٰ جل شانہ۔

(باقی آئندہ شمارے میں ملاحظہ فرمائیں!)

بقیہ صفحہ 13

(۱۶) جس کیلئے ممکن ہو وہ تلاوت کے وقت قرآن مجید کے معانی سمجھے اور ان کے مطالب پر غور کرتا جائے، اس طرح دلوں میں نور اور سرور پیدا ہوتا ہے۔ (۱۷) ایک ہی آیت کو بار بار پڑھنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ (۱۸) قرآن پڑھتے رونا مستحب ہے۔ ورنہ کوشش کرے۔ (۱۹) قرات میں خوش الحانی اور لب ولہجہ کی درستی مسنون ہے مگر گانے کی طرز پر تلاوت ممنوع ہے۔ (۲۰) قرآن مجید کی تلاوت بلند آواز اور آہستہ آواز دونوں طرح جائز ہے، حالات اور ماحول کا اعتبار کیا جائے۔ (۲۱) قرآن مجید کو دیکھ کر، زبانی پڑھنے سے افضل ہے۔ (۲۲) تلاوت کے دوران کوئی شخص بات کرنا چاہیے یا یہ کسی سے کچھ کہنا چاہے تو قرآن مجید بند کرلے، مختصر بات کرکے دوبارہ بسم اللہ شریف پڑھ کر تلاوت کرے۔ (۲۳) عربی زبان کے علاوہ کسی اور زبان میں قرآن کا (محض) ترجمہ پڑھنا ناجائز ہے۔ (۲۴) ختم قرآن مجید کے دن روزہ مستحب ہے اور ختم قرآن مجید کے بعد دعا مقبول ہے۔ (۲۵) ایک ختم سے فارغ ہوتے ہی دوسرا ختم شروع کرینا مسنون ہے۔ (۲۶) قرآن مجید کو روزی کا ذریعہ بنانا مکروہ ہے۔ (۲۷) ایصال ثواب کیلئے قرآن مجید پڑھنا جائز ہے۔ (۲۸) قبرستان میں یا کسی مزار شریف کے پاس قرآن مجید پڑھنا باعث اجر ہے۔

("تفسیر روح المعانی" از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی، مکتبہ امدادیہ ملتان، ج:۹، ص:۲۷۹.) و"الاتقان فی علوم القرآن" امام جلال الدین عبد الرحمن سیوطی، اردو، طبع لاہور، صفحہ: ۲۷۹ وبعدہ.

marfat.com

قرآن وسنت کی روشنی میں سوالوں کے مدلل جوابات پر مشتمل
دار الافتاء اہلسنت

صاحبزادہ پیر محمد عثمان علی قادری

اوجھری اور کپورے کا حکم

سوال:

حلال جانوروں کو ذبح کرنے کے بعد ان کی [اوجھ]ری اور کپورے کھانا کیسا ہے؟

عباس علی، ملتان روڈ لاہور (ای میل)

جواب:

اللہ رب العزت کا ارشاد پاک ہے:

"ویحرم علیھم الخبائث."

ترجمہ: "اور وہ (یعنی رسول اللہ ﷺ) ان کے [لیے] گندی چیزیں حرام فرماتے ہیں۔" (1)

اور چونکہ "اوجھری" گوبر کا مستقر ہے لہذا یہ [بھی] "خبائث" میں شامل ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ فطرت [سلی]م اسے ناپسند کرتی ہے۔

اور جسے طبع سلیم ناپسند کرے اور گھن کھائے وہ سب چیزیں بھی خبائث میں شامل ہیں۔ جیسا کہ صاحب تفسیر خازن نے آیت بالا کے تحت نقل فرمایا ہے۔ (2)

تو قرآنی ارشاد کے مطابق حضور سید الانبیاء والمرسلین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے اپنی امت کو خبائث سے منع فرمایا ہے۔

چنانچہ ایک حدیث مبارک میں حلال جانور کے درج ذیل اعضاء کو مکروہ فرمایا گیا ہے:

"المرارة والمثانة والحياء والذكر والانثيين والغداة والدم."

ترجمہ: "پتہ، مثانہ، فرج، ذکر، خصیتین، غدود، اور بہنے والا خون۔" (3)

ان میں سے آخر الذکر "حرام قطعی" اور باقی مکروہ تحریمی ہیں۔ (4)

اس حدیث میں "خصیتین (یعنی کپوروں)" کی

1: "قرآن مجید" پارہ نمبر 9، سورہ اعراف، آیت نمبر 157.

2: "تفسیر خازن" جلد نمبر 2، صفحہ نمبر 147، سورہ اعراف، آیت نمبر 157، پارہ نمبر 9، طبع کوئٹہ.

3: "مجمع الزوائد ومنبع الفوائد" علی بن ابی بکر الهيثمی رحمة الله تعالیٰ علیه، باب ما جاء فی اللحم، جلد نمبر 5، صفحه نمبر 36، طبع دار الريان للتراث قاهره.

4: "حاشیه طحطاوی علی الدر المختار" مسائل شتی، جلد: 4، صفحه: 360، طبع بیروت.

marfat.com

ممانعت واضح طور پر موجود ہے۔
اور ساتھ ہی ''مثانہ'' کو مکروہ تحریمی قرار دیا گیا ہے، پیشاب کی گزر گاہ ہونے کی وجہ سے۔ لہٰذا ''اوجھری'' جو گوبر کے ٹھہرنے کی جگہ ہے، اور جہاں گوبر کافی دیر رہتا ہے، بھی مکروہ تحریمی ہی ہے۔

ھکذا قال علماء الاسلام ! (5)

نوٹ: حلال جانوروں میں علاوہ ازیں کچھ اور چیزیں بھی مکروہ ہیں۔ جن کی تفصیل ''فتاویٰ رضویہ'' کی کتاب الذبائح، جلد نمبر 20، مسئلہ نمبر 89 میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

سلام کی جگہ کسی اور لفظ کا استعمال

سوال:
کچھ لوگ کھانا کھارہے ہیں، آنے والا شخص آکر ''السلام علیکم'' نہیں کہتا، بلکہ صرف لفظ ''برکت'' کہتا ہے۔
قرآن وسنت کی روشنی میں آنے والے کیلئے صحیح طریقہ واضح کیا جائے! بلال احمد، ابوظہی UAE

جواب:
اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں:
''فاذا دخلتم بیوتا فسلموا علی انفسکم''
ترجمہ: ''یعنی جب تم گھروں میں جاؤ تو ایک دوسرے کو سلام کرو۔'' (6)

اور ارشاد نبوی ﷺ ہے:
''السلام قبل الکلام.''
ترجمہ: ''سلام گفتگو سے پہلے ہونا چاہئے۔'' (7)
نیز نبی اکرم ﷺ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا:
''اذا دخلت علیٰ اھلک فسلم یکن برکۃ علیک وعلیٰ اھل بیتک.''
ترجمہ: ''جب تم گھر میں داخل ہو تو سلام کرو، اس سے تمہیں اور تمہارے گھروالوں کو برکت حاصل ہو گی۔'' (8)

تو قرآن وسنت سے ثابت ہوا کہ جب کوئی شخص کسی سے ملاقات کرے یا اپنے یا کسی کے گھر جائے تو سب سے پہلے ''السلام علیکم'' کہے، اور پھر گفتگو کا آغاز کرے۔
لہٰذا یہ لفظ ''برکت'' سلام کی جگہ استعمال کرنا خلاف سنت ہے، اگر کہنا ہے تو سلام کے بعد کہا جائے۔
ہاں! جب نوالا (لقمہ) منہ میں ہو اس وقت سلام کہنے سے شریعت نے روکا ہے، کیونکہ اس وقت منہ میں لقمہ پھنسنے کا اندیشہ ہے۔ (9)

حوالہ 5: ''فتاویٰ رضویہ'' کتاب الذبائح، جلد نمبر 20، صفحہ نمبر 238، طبع لاہور۔
و ''وقار الفتاویٰ'' کتاب الحرام، جلد نمبر 1، صفحہ نمبر 268، طبع کراچی۔
حوالہ 6: ''قرآن مجید'' پارہ نمبر 18، سورہ نور، آیت نمبر 61۔
حوالہ 7: ''سنن ترمذی'' کتاب الاستیذان والآداب عن رسول اللہ ﷺ، ماجاء فی السلام الخ، حدیث نمبر 2623۔
حوالہ 8: ''سنن ترمذی'' کتاب الاستیذان والآداب عن رسول اللہ ﷺ، ماجاء فی السلام الخ، حدیث نمبر 2622۔
حوالہ 9: ''بہار شریعت'' جلد نمبر 1، حصہ نمبر 16، باب نمبر 3، طبع لاہور

کتاب اللہ کے بعد صحیح ترین کتاب

سوال:
کیا بخاری شریف قرآن پاک کے بعد صحیح ترین کتاب ہے؟

محمد عزیز الدین، by email

جواب:
اکثر محدثین کی رائے کے مطابق ''صحیح بخاری شریف'' کو کتب احادیث میں صحت اور قوت کے اعتبار سے فوقیت حاصل ہے۔ یہاں تک کہ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ:

"اصح الكتب بعد كتاب الله الصحيح البخاری."

ترجمہ: ''کتاب اللہ کے بعد صحیح ترین کتاب صحیح بخاری ہے۔''

لیکن بعض محدثین ''صحیح مسلم'' کو فوقیت دیتے ہیں۔ اور بعض ان دونوں کو ایک درجے میں رکھتے ہیں۔
بہر حال پہلے قول کو اکثر محدثین نے اختیار کیا ہے۔

لیکن یاد رکھیں! ''اصح الکتب بعد کتاب اللہ'' کا یہ مطلب ہر گز نہیں کہ قرآن مجید کی طرح اس کا حرف حرف نقطہ نقطہ صحیح اور حق ہے، بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ امام بخاری نے اپنی کتاب ''صحیح بخاری'' میں درجہ صحت کے مطابق احادیث مرتب کرنے کا سب سے زیادہ اہتمام اور التزام کیا ہے۔ یعنی اس میں دوسری کتب احادیث کی بہ نسبت صحیح حدیثیں جمع کرنے کا اہتمام زیادہ ہے۔

منہ بولی بہن سے ملاقات

سوال:
کیا اپنی منہ بولی بہن سے علیحدگی میں ملاقات کی جاسکتی ہے؟

احمد سعید، قطب آباد گجرات

جواب:
شریعت میں کسی مرد کیلئے جائز نہیں کہ وہ کسی ''غیر محرم عورت (جس سے نکاح کرنا شرعاً جائز ہے)'' کو علیحدگی میں ملے۔
ارشاد نبوی ﷺ ہے:
''حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
"لايخلون رجل بامراة الا كان ثالثهما الشيطان."

ترجمہ: ''کوئی مرد کسی عورت (غیر محرم) کے ساتھ تنہائی میں جمع نہیں ہوتا لیکن اس حال میں کہ وہاں ان دو کے علاوہ تیسرا شیطان بھی موجود ہوتا ہے۔'' (10)

نیز حکم نبوی ﷺ ہے کہ:
ایاکم والدخول علی النساء.''
ترجمہ: ''تم (غیر محرم) عورتوں کے پاس جانے

حوالہ 10: ''سنن ترمذی'' کتاب الرضاع، باب ماجاء فی کراهية الخ، حديث: 1091
''صحیح ابن حبان بترتیب ابن بلبان'' جلد نمبر 12، صفحہ نمبر 399، حدیث: 5586، طبع بیروت.

marfat.com

سے بچو!" (11)

لہذا غیر محرم عورت سے خلوت میں اٹھنا بیٹھنا سخت ممنوع ہے۔

زکوٰۃ کے متعلقہ دواہم مسائل

سوال:

کیاشوہراپنی بیوی سے زکوٰۃ لے سکتا ہے؟

ڈاکٹر سید امین ملتانی، ملتان

جواب:

شوہر اور بیوی ایک دوسرے سے زکوٰۃ نہیں لے سکتے۔ البتہ طلاق ہو جانے کی صورت میں عدت کے بعد بیوی مستحق سابق شوہر کو، اور شوہر مستحق سابق بیوی کو زکوٰۃ دے سکتا ہے۔

شیخ الاسلام برہان الدین ابوالحسن علی بن ابو بکر الفرغانی المرغینانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی مقبول زمانہ کتاب "الھدایہ" میں اور دیگر علماء اسلام نے یہی نقل فرمایا ہے۔ (12)

....

سوال:

میں نے ایک آدمی کو اپنی زکوٰۃ دی ہے، لیکن اسے بتایا نہیں کہ یہ مال زکوٰۃ ہے، تو کیا میری زکوٰۃ ادا ہو گئی ہے؟

ش۔ ک، لاہور e-mail

جواب:

جی ہاں! آپ کا فرض ادا ہو گیا ہے۔ کیونکہ جسے زکوٰۃ دی جا رہی ہے اسے بتانا ضروری نہیں کہ یہ زکوٰۃ ہے۔ بلکہ زکوٰۃ کی نیت سے تحفہ وغیرہ کے نام سے بھی دے سکتے ہیں۔

چنانچہ امام حسن بن عمار بن علی الشرنبلالی صاحب مراقی الفلاح لکھتے ہیں:

"ولایشترط علم الفقیر انها زکوٰة علی الاصح حتیٰ لو اعطاه شیئا وسماه هبة او قرضا ونوی به الزکوٰة صحت."

ترجمہ: "اور اصح یہ ہے کہ فقیر کو بتانا کہ یہ زکوٰۃ ہے، شرط نہیں۔ یہاں تک کہ اگر فقیر کو ہبہ یا قرض کا نام دے کر کچھ دیا اور زکوٰۃ کی نیت تھی تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ (13)

لیکن دینے والے کیلئے زکوٰۃ کی نیت کرنا ایسے جسے دی جا رہی ہے اسے مالک زکوٰۃ بنانا ضروری ہیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم ورسو له الاکرم.

وصل اللہ تعلیٰ علی النبی الحبیب الکریم الامین وعلیٰ آله واصحابه واولیاء امته وعلماء ملته اجمعین الی یوم القیامة والدین برحمتک یا ارحم الراحمین.

حوالہ 11: "صحیح بخاری" کتاب النکاح، باب لا یخلون رجل بامراة الا ذومحرم الخ، حدیث نمبر: 4037.
و "صحیح مسلم" کتاب السلام، باب تحریم الخلوة بالاجنبیة والدخول علیها، حدیث نمبر 4037.
حوالہ 12: "الهدایه" کتاب الزکوٰة، باب من یجوز دفع الصدقات الیه ومن لا یجوز، صفحه: 206، طبع ملتان. وغیرہ
حوالہ 13: "مراقی الفلاح شرح نور الایضاح" کتاب الزکاة، ج: 1، صفحه: 450، طبع بیروت.

marfat.com

سچی حکایات

سلطان الواعظین، مولانا ابوالنور محمد بشیر صاحب کی روح پرور اور سبق آموز کاوش

بیت اللہ کی کنجی !!!

ہجرت سے پہلے بیت اللہ کی کنجی قریش مکہ کے [قبضہ] میں تھی اور یہ کنجی عثمان بن طلحہ کے پاس رہا کرتی تھی، [وہ] لوگ بیت اللہ کو پیر اور جمعرات کے روز کھولا کرتے [تھے]، ایک دن حضور ﷺ تشریف لائے اور عثمان بن طلحہ [سے] دروازہ کھولنے کو فرمایا تو عثمان نے دروازہ کھولنے [سے] انکار کردیا، حضور ﷺ نے فرمایا:

''اے عثمان! آج تو تو یہ دروازہ کھولنے سے [ا]نکار کررہا ہے اور ایک دن ایسا بھی آئے گا کہ بیت اللہ کی [یہ] کنجی میرے قبضہ میں ہو گی اور میں جسے چاہوں گا یہ کنجی [د]وں گا۔ عثمان نے کہا: تو کیا اس دن قوم قریش ہلاک ہو [چ]کی ہو گی؟ دیکھا جائے گا!''

پھر ہجرت کے بعد جب مکہ فتح ہوا اور حضور ﷺ [ص]حابہ کے قدوسی لشکر سمیت مکہ میں فاتحانہ داخل ہوئے تو [س]ب سے پہلے کعبہ شریف میں تشریف لائے اور اسی کلید [بر]دار عثمان سے کہا:

''لاؤ وہ کنجی میرے حوالے کردو! ناچار عثمان کو وہ کنجی دینا پڑی، حضور ﷺ نے وہ کنجی لے کر عثمان کو مخاطب فرما کر فرمایا، عثمان! لو، کلید بردار بھی میں تجھی کو مقرر کرتا ہوں تم سے کوئی ظالم ہی یہ کنجی لے گا۔

عثمان نے دوبارہ کنجی لی تو حضور ﷺ نے فرمایا:

''عثمان! وہ دن یاد ہے جب میں نے تم سے کنجی طلب کی تھی اور تم نے دروازہ کھولنے سے انکار کر دیا تھا اور میں نے کہا تھا کہ ایک دن ایسا بھی آئے گا کہ یہ کنجی میرے قبضے میں ہو گی اور میں جسے چاہوں گا دوں گا۔

عثمان نے کہا: ہاں حضور! مجھے یاد ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے سچے رسول ہیں۔

(''حجۃ اللہ علی العالمین''صفحہ: 499)

سبق:

ہمارے حضور ﷺ اگلی پچھلی سب باتوں کے عالم ہیں اور قیامت تک جو کچھ بھی ہونے والا ہے سب آپ پر روشن ہے۔ خدا نے آپ کو علمِ غیب عطا فرمایا ہے اور آپ دانائے غیوب و عالم ما کان و ما یکون ہیں، پھر اگر کوئی شخص یوں کہے کہ حضور کو کل کی بات کا علم نہ تھا تو وہ کس قدر جاہل ہے۔

گم شدہ اونٹنی !!!

جنگ تبوک میں حضور ﷺ کی اونٹنی گم ہو گئی تو ایک منافق نے مسلمانوں سے کہا کہ تمہارا محمد (ﷺ) تو نبی ہونے کا مدعی ہے اور تمہیں آسمان کی باتیں سناتا ہے پھر

marfat.com

اسے اپنی اونٹنی کا پتہ کیوں نہیں چلتا کہ وہ کہاں ہے؟

حضور ﷺ نے جب منافق کی یہ بات سنی تو فرمایا:

بے شک میں نبی ہوں اور میرا علم اللہ ہی کا عطا فرمودہ ہے۔ لو سنو! میری اونٹنی فلاں جگہ کھڑی ہے، ایک درخت نے اس کی نکیل کو روک رکھا ہے، جاؤ وہاں سے اس اونٹنی کو لے آؤ!

چنانچہ صحابہ کرام گئے تو واقعی اونٹنی اسی جگہ کھڑی تھی اور اس کی نکیل ایک درخت سے اٹکی ہوئی تھی۔

(''زاد المعاد'' صفحہ:3، جلد:3۔ ''حجۃ اللہ علی العالمین'' صفحہ:510)

سبق:

ہمارے حضور ﷺ کو اللہ نے اس قدر علمِ غیب عطا فرمایا ہے کہ کوئی بات آپ ﷺ سے چھپی ہوئی نہیں مگر منافق اس علم غیب کے معترف نہیں۔

قیدی چچا!!!

جنگِ بدر میں جب اللہ نے مسلمانوں کو فتح اور کفار کو شکست دی تو مسلمانوں کے ہاتھ جو قیدی آئے ان میں حضور ﷺ کے چچا حضرت عباس بھی تھے۔ قیدیوں سے جب تاوان طلب کیا گیا تو حضرت عباس کہنے لگے:

اے محمد ﷺ! میں تو ایک غریب آدمی ہوں میرے پاس کیا ہے؟ مکہ میں جب آپ نے مجھے چھوڑا تھا تو میں تمام قبیلہ کے افراد سے غریب تھا۔

حضور ﷺ نے فرمایا:

جب آپ نے اپنے گھر سے فوج کفار کے ساتھ جنگِ بدر میں آنا چاہا تو آپ اپنی بیوی ام فضل کو پوشیدگی میں چند سونے کی اینٹیں دے کر آئے تھے۔ چچا جان! یہ راز آپ کیوں چھپا رہے ہیں؟ حضرت عباس یہ غیب کی بات سن کر حیران رہ گئے اور بقول شاعر ؎

جنابِ حضرت عباس پہ رعشہ ہوا طاری
کہ پیغمبر تو رکھتا ہے دلوں کی بھی خبرداری
خیال آیا مسلماں نیک و بد پہچان جاتے ہیں
محمد آدمی کے دل کی باتیں جان جاتے ہیں

حضور ﷺ کی یہ اطلاع علی الغیب کا معجزہ ہے دیکھ کر حضرتِ عباس ایمان لے آئے۔

(''دلائل النبوۃ'' صفحہ:171، جلد:2)

سبق:

ہمارے حضور ﷺ سے کوئی بات مخفی نہیں، اللہ نے ہر چیز کا حضور کو علم دے دیا ہے اور یہ علم غیب بھی حضور کا ایک معجزہ ہے، جس پر ہر مسلمان کا ایمان ہے۔

کبوتر کے بچے!!!

ایک اعرابی اپنی آستین میں کچھ چھپائے ہوئے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا:

''اے محمد! (ﷺ) اگر تو بتادے کہ میری آستین کے اندر کیا ہے تو میں مان لوں گا کہ واقعی تو سچا نبی ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا:

واقعی ایمان لے آؤ گے؟

اس نے کہا:

ہاں واقعی ایمان لے آوں گا!

فرمایا: تو سنو! تم ایک جنگل سے گزر رہے تھے تو تم نے ایک درخت دیکھا جس پر ایک کبوتر کا گھونسلا تھا اس گھونسلے میں کبوتر کے دو بچے تھے تم نے ان دونوں بچوں کو پکڑلیا۔ ان بچوں کی ماں نے دیکھا تو وہ ماں اپنے بچوں پر گری تو تم نے اسے بھی پکڑلیا اور وہ دونوں بچے اور ان کی ماں اس وقت تمہارے پاس ہیں اور

marfat.com

تمہاری آستین کے اندر ہیں۔"

اعرابی یہ سن کر حیران رہ گیا اور جھٹ پکار اٹھا:

اشهد ان لا اله الا الله واشهد انک رسول الله

("جامع المعجزات" صفحہ:21)

سبق:

ہمارے حضور ﷺ سے کوئی چیز پنہاں نہ تھی ایک اعرابی بھی اس حقیقت کو جانتا تھا کہ جو نبی ہو وہ جان لیتا ہے پھر جو برائے نام پڑھا لکھا ہو کر حضور ﷺ کے علم کو تسلیم نہ کرے وہ انتہائی جاہل، اجڈ اور گنوار ہوا یا نہیں؟

جنت کی اونٹنی!!!

حضرت مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک بار گھر تشریف لائے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا:

میں نے یہ سوت کاتا ہے آپ اسے بازار لے جائیے اور بیچ کر آٹا لے آیئے تا کہ حسن اور حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کو روٹی کھلاؤں۔

حضرت علی وہ سوت بازار لے گئے اور اسے چھ روپے پر بیچ دیا، پھر ان روپوں کا کچھ خریدنا چاہتے تھے کہ ایک سائل نے صدا کی:

"من یقرض اللہ قرضا حسنا."

حضرت علی نے وہ روپے سائل کو دے دیئے۔

تھوڑی دیر کے بعد ایک اعرابی آیا جس کے پاس فربہ ایک اونٹنی تھی۔ وہ بولا:

اے علی! یہ اونٹنی خریدو گے۔

فرمایا: پیسے پاس نہیں۔

اعرابی نے فرمایا: ادھار دیتا ہوں۔

یہ کہہ کر اونٹنی کی مہار حضرت علی کے ہاتھ میں دے دی اور خود چلا گیا۔ اتنے میں ایک دوسرا اعرابی نمودار ہوا اور کہا:

علی! اونٹنی دیتے ہو؟

فرمایا: لے لو!

اعرابی نے کہا: تین سو نقد دیتا ہوں۔

یہ کہا اور تین سو نقد حضرت علی کو دے دیئے اور اونٹنی لے کر چلا گیا۔ اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پہلے اعرابی کو تلاش کیا مگر وہ نہ ملا آپ گھر آئے اور دیکھا حضور ﷺ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تشریف فرما ہیں۔ حضور نے مسکرا کر فرمایا:

"علی! اونٹنی کا قصہ تم خود سناتے ہو یا میں سناؤں؟

حضرت علی نے عرض کیا:

حضور آپ ہی سنائیں؟

فرمایا:

پہلا اعرابی جبرائیل تھا اور دوسرا اعرابی اسرافیل تھا اور اونٹنی جنت کی وہ اونٹنی تھی جس پر جنت فاطمہ سوار ہو گی۔ خدا کو تمہارا ایثار جو تم نے چھ روپے سائل کو دیئے پسند آیا اور اس کے صلے میں دنیا میں بھی اس نے تمہیں اس کا اجر اونٹنی کی خرید و فروخت کے بہانے دے دیا۔

("جامع المعجزات" صفحہ:4)

سبق:

اللہ والے خود بھوکے رہ کر بھی محتاجوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ ہمارے حضور ﷺ دانائے غیوب ہیں آپ سے کوئی بات مخفی نہیں۔

marfat.com

دانش حجاز

اقوال زریں اور تبصروں سے مزین برطانیہ کے نامور سکالر محمد دین سیالوی کی خوبصورت تحریر

سیدنا علی کا فرمان

سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

☆ جو جنت کا مشتاق ہوتا ہے وہ نیک کام کرنے میں جلدی کرتا ہے (کیونکہ جنت نیکوکاروں کیلئے ہے)۔

☆ جسے موت کا یقین ہو جاتا ہے اسکی خوشیاں ختم ہو جاتی ہیں (نبی کریم ﷺ نے موت کو ''خوشیوں اور لذتوں کو ختم کرنے والا'' قرار دیا ہے)۔

☆ جو دنیا کو پہچان لیتا ہے اس کیلئے مصائب ہلکے ہو جاتے ہیں (کیونکہ وہ جان لیتا ہے کہ دنیا مصائب کا گھر ہے اور ذہنی طور پر ان کیلئے تیار ہو جاتا ہے)۔

☆ جو دوزخ سے ڈرتا ہے وہ خواہشات سے کنارہ کش ہو جاتا ہے (کیونکہ خواہشات کی پیروی دوزخ میں لے جاتی ہے، حدیث پاک میں ہے کہ جہنم خواہشات سے ڈھانپی گئی ہے۔ یعنی خواہشات کے پردے اٹھاتے جاؤ نیچے سے جہنم برآمد ہو گی)۔ (''ارشاد العباد'' صفحہ نمبر 90)

عارف کا مشغلہ

کسی دانا کا قول ہے کہ

عارف کا مشغلہ چھ چیزیں ہیں:

☆ جب اللہ کو یاد کرتا ہے تو فخر کرتا ہے۔

☆ جب اپنے نفس کو یاد کرتا ہے تو حقارت سے [illegible] کرتا ہے۔

☆ جب اللہ کی آیات دیکھتا ہے تو نصیحت پکڑتا ہے۔

☆ جب گناہ اور شہوت کا خیال آتا ہے تو اسے جھ[illegible] دیتا ہے۔

☆ جب اللہ کے عفو در گزر کو دیکھتا ہے تو خو[illegible] ہوتا ہے۔

☆ جب اپنے گناہوں کو یاد کرتا ہے تو اللہ [illegible] معافی مانگتا ہے۔ (''تنبیہ الغافلین'' صفحہ نمبر 106)

اوقات کی حفاظت

جو آدمی اپنے اوقات کی حفاظت کرتا ہے ([illegible] انہیں ضائع ہونے سے بچانا چاہتا ہے) وہ مندرجہ ذ[illegible] (چار کام) کرے:

☆ جب بولے تو ذکر الٰہی کرے۔

☆ جب خاموش ہو تو (کارخانہ قدرت میں) غور و فکر کرے۔

☆ جب (کسی چیز کو) دیکھے تو عبرت اور [illegible]

marfat.com

حاصل کرنے کیلئے دیکھے۔
جب کچھ کرنا چاہے تو نیکی کرے۔

(''ارشاد العباد''صفحہ نمبر8)

تبصرہ:

زندگی کے وہی لمحات کار آمد ہیں جو اللہ تعالیٰ کی اور اطاعت میں گزر جائیں ورنہ زندگی بیکار بلکہ باعث شر
مندگی ہے۔

ع......

زندگی بے بندگی، شرمندگی
اوقات ہمہ بود کہ بیار بسر شد
باقی ہمہ بے حاصلی و بے خردی بود

اور ایک قبر کے کتبہ پر لکھا ہوا تھا:

Do all the good you can.
To all the people you can.
In all the ways you can.
As long as ever you can.

ں قدر نیکی کر سکتے ہو کرو۔
جتنے لوگوں کے ساتھ کر سکتے ہو کرو۔
جتنے طریقوں سے کر سکتے ہو کرو۔
اور جتنے عرصے تک کر سکتے ہو کرو۔

دنیا کی مثال

دنیا کی مثال سانپ کی طرح ہے۔ چھونے میں ت نرم و نازک لگتا ہے، لیکن اس کا زہر قاتل ہوتا ہے۔

(''ارشاد العباد''صفحہ نمبر78)

تبصرہ:

سانپ کا جسم بہت نرم و نازک، منقش اور خوبصورت ہوتا ہے، اسکے باوجود کوئی اس کو پکڑنے اور اپنے پاس رکھنے کو تیار نہیں ہوتا کیونکہ اس کے اندر زہر بھرا ہوتا ہے۔ یہی مثال دنیا کی ہے کہ بظاہر بہت حسین وجمیل اور پُر فریب لگتی ہے، لیکن حقیقت میں بہت خطرناک دھوکہ باز اور بے وفا ہے۔ اسکی ظاہری چمک دمک سے دھوکا نہیں کھانا چاہئے، بلکہ اس کے انجام اور عواقب پر نظر رکھنی چاہئے۔ یہ ہر جائی محبوب ہے، جتنا جلدی آتی ہے اس سے بھی زیادہ سرعت کے ساتھ جدا ہو جاتی ہے، کل جس پر مہربان تھی آج اسی کیلئے دشمن جان ہے، اور کل جس کی دشمن تھی آج اسی کی دلہن ہے۔

دنیا گھر منافق دے یا گھر کافر دے سونہدی ہو
نقش نگار کرے بہتیرے زن خوباں سبھ موہندی ہو
بجلی وانگوں کرے لشکارے، سر دے اتوں جھوندی ہو
حضرت عیسیٰ دی سلھ وانگوں باھو راہ ویندیاں نوں کوہندی ہو

(حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

بیت کے آخر میں دنیا کی رہزنی کے بارے میں ایک واقعہ کی طرف اشارہ ہے، یعنی یہ دنیا آخرت کے رہرو (مسافروں) کو فریب میں مبتلا کر کے اس طرح ہلاک اور نامراد کرتی ہے جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں سونے کی ایک اینٹ کیلئے تین آدمیوں کو جان دینا پڑی۔

دنیا کی حقیقت سمجھنے کیلئے ایک حوالہ بھی پیش ہے:

Self-love and love of the world constitute hell.

ترجمہ:

خود پرستی اور دنیا پرستی سے پورا جہنم تیار ہوا ہے۔

marfat.com

والدین کا مقام

محترمہ ریحانہ کوثر قادری، پرنسپل شریعت کالج طالبات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اس کائنات رنگ وبو میں والدین ایسی نعمت عظمیٰ ہیں جن پر رب رحیم و کریم کا جتنا بھی شکر ادا کیا جائے کم ہے۔ کیونکہ والدین ہی انسان کے وجود وحیات کا سبب ہیں۔

انسان جتنی دینی اور دنیاوی نعمتوں سے لطف اندوز ہوتا ہے سب انہی کے طفیل ہیں۔ کیونکہ نعمت کمال وجود پر موقوف ہے اور وجود کا سبب رب کریم نے والدین کو بنایا ہے۔ اسی لئے اپنی مقدس کتاب میں اپنی عبادت کا حکم دینے کے بعد ساتھ ہی والدین کے ساتھ حسن وسلوک کی تاکید فرمائی۔ ارشاد خداوندی ہے:

"واعبدوا اللہ ولاتشرکوا بہ شیا و بالوالدین احسانا۔"

ترجمہ: "اور اللہ کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھراؤ اور والدین سے حسن سلوک کرو۔"

("قرآن مجید" پارہ 5، سورہ نساء، آیت 36۔)

اب ہر انسان کیلئے ضروری ہے کہ وہ اپنے خالق حقیقی کی بندگی کا حق ادا کرتے ہوئے اس کے حضور سر بسجود رہے، اس کی عبادت کیلئے ہر وقت کمربستہ رہے، اس کے ذکر و فکر میں مشغول رہے، اس کی ذات وصفات میں کسی کو شریک نہ ٹھہرائے، اور جن کے وسیلہ سے اس میں آیا ہے ان کی بھی تعظیم و تکریم کرتا رہے اور ان ساتھ بھلائی سے پیش آتا رہے۔ چنانچہ فرمان ربانی ہے:

"وقضی ربک الا تعبدوا الا ایاہ وبالوالد احسانا، اما یبلغن عندک الکبر احدھما او کلا فلا تقل لھما اف ولا تنھر ھما و قل لھما قولاً کری واخفض لھماجناح الذل من الرحمۃ و قل ارحمھما کما ربیانی صغیرا۔"

ترجمہ: "اور تیرے رب نے حکم فرمایا کہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ سلوک کرو اگر تمہارے سامنے ان میں سے ایک یا دو بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو انہیں اف تک نہ کہنا اور نہ انہیں جھڑکنا اور ان سے تعظیم سے بات کرنا اور ان لئے نرم دلی سے عاجزی کا بازو پھیلا اور عرض کر: ا میرے رب! تو ان دونوں پر رحم فرما جیسا کہ انہوں مجھے بچپن میں پالا۔"

("قرآن مجید" پارہ 15، سورہ اسراء، آیت 23،24۔

اس آیت مبارکہ میں احکم الحاکمین نے حکم فر کہ اس وحدہ لاشریک کے سوا کسی کو نہ پوجو۔ اس اہم

عظیم الشان فرمان کے معاً بعد حکم دیا جارہا ہے کہ والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ اور ان کی تعظیم و توقیر کرو۔ جب ان کی صحت بگڑنے لگتی ہے، کمزوری اور بڑھاپا غالب آجاتا ہے، وہ خود روزی کمانے سے قاصر ہو جاتے ہیں، مایوسی کے سائے گہرے ہونے لگتے ہیں تو زندگی کے اس نازک موڑ پر اولاد کے سہارے کی اشد ضرورت محسوس ہوتی ہے۔

اس وقت سعادت مند اولاد کا فرض ہوتا ہے کہ ان کی خدمت گزاری اور دلجوئی کیلئے ساری توتیں صرف کردے۔ اگر بیماری کی وجہ سے ان کے مزاج میں چڑچڑا پن آجائے اور وہ بات بات پر خفا ہونے لگیں تو خبر دار! کبھی بھی اکتا کر تمہارے منہ سے "اف" تک نہ نکلے۔

حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اف کے نیچے بھی کوئی درجہ ماں باپ کو تکلیف دینے کا ہوتا تو اللہ عزوجل اس کو بھی حرام قرار دیتے۔

بوڑھے والدین کی خدمت، علاج اور ہر قسم کی آسائش و آرام پہنچانے میں پوری پوری کوشش کرو۔ ان سے خندہ پیشانی سے پیش آؤ۔ اور سخت کلامی نہ کرو بلکہ ایسے محبت بھرے انداز میں گفتگو کرو کہ وہ بے ساختہ تمہیں دعائیں دینے لگیں۔ ان کے ساتھ انتہائی عاجزی وانکساری اور ادب سے پیش آؤ۔

حضرت زبیر بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے "قولا کریما" کا یہ مطلب بیان کیا ہے کہ ماں باپ تجھے بلائیں تو کہو کہ میں حاضر ہوں اور تعمیل ارشاد کیلئے موجود ہوں۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: زر خرید غلام جس طرح سخت آقا کے سامنے حاضر ہو کر ادب اور خوف سے بات کرتا ہے، اسی طرح سے والدین سے کرے تو "قولا کریما" ہو گا۔

والدین کے اولاد پر اس قدر احسانات ہیں کہ ان کا شمار کرنا مشکل ہے۔ دنیا میں ان کے ساتھ نیک سلوک اور خدمت میں جتنا بھی مبالغہ کیا جائے والدین کے احسانات کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔ اس لئے بندہ کو چاہیے کہ بارگاہ خداوندی میں عجز و نیاز سے ان پر فضل و رحمت فرمانے کی دعا کرے اور یوں عرض کرے: اے مولائے کریم! میری خدمتیں ان کے احسانات کا بدلہ نہیں ہو سکتیں تو ان پر اپنا کرم فرما، تا کہ ان کے احسان کا بدلہ ہو سکے۔

اللہ تعالیٰ نے والدین کو بڑا بلند مرتبہ عطا فرمایا ہے۔ اس سلسلے میں چند احادیث مبارکہ ملاحظہ ہوں:

"ایک شخص دربار رسالت ﷺ میں حاضر ہوا، اور عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ والدین کا اولاد پر کیا حق ہے؟ تو آپ نے فرمایا: وہ تیرے لئے جنت بھی ہو سکتے ہیں اور دوزخ بھی۔"

یعنی اگر تو اپنے والدین کی اطاعت کرے، تو جنت کا حق دار ہے اور اگر انکی نافرمانی کرے تو تیرے لئے دوزخ کی آگ کا عذاب ہے۔

ایک اور مقام پر سرکار دوعالم ﷺ نے فرمایا:

"جس شخص نے اس حال میں صبح کی کہ اس کے والدین اس سے راضی ہوں اس کیلئے جنت کے "دو" دروازے کھول دئے جاتے ہیں اور جو اس حال میں شام کرتا ہے اس کیلئے بھی اسی طرح کے "دو" دروازے کھول دئے جاتے ہیں، اگر والدین میں سے ایک زندہ ہے تو ایک دروازہ، اگرچہ والدین زیادتی کریں، اگرچہ وہ

marfat.com

زیادتی کریں، اگرچہ وہ زیادتی کریں۔ اور جس نے اس حال میں صبح کی کہ اس کے والدین اس سے ناراض ہوں تو اس کیلئے جہنم کے "دو" دروازے کھول دئے جاتے ہیں اور جو اسی حال میں شام کرتا ہے اس کے لئے بھی جہنم کے "دو" دروازے کھول دئے جاتے ہیں اگر والدین میں سے ایک زندہ ہے تو ایک دروازہ کھولا جاتا ہے۔ اگرچہ وہ زیادتی کریں، اگرچہ وہ زیادتی کریں، اگرچہ وہ زیادتی کریں۔

اس سے معلوم ہوا کہ والدین کی اطاعت میں اللہ کی اطاعت ہے اور والدین کی نافرمانی میں اللہ کی نافرمانی ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ:

"رضی الله فی رضی الوالدین وسخط الله فی سخط الوالدین."

ترجمہ: "اللہ کی رضا والدین کی رضا میں ہے اور اللہ کی ناراضگی والدین کی ناراضگی میں ہے۔"

حدیث پاک میں باپ کو جنت کا بہترین دروازہ کہا گیا ہے۔ ارشاد عالی ہے:

"الولد اوسط ابواب الجنة فان شئت فحافظ علی الباب او ضیع."

ترجمہ: "باپ جنت کے دروازوں میں سے بہترین دروازہ ہے، اب تو چاہے تو اس دروازے کی حفاظت کر، اور چاہے تو ضائع کردے۔"

ایک اور مقام پر آپ ﷺ نے فرمایا:

"خاک آلود ہو اسکی ناک، خاک آلود ہو اسکی ناک، خاک آلود ہو اسکی ناک۔ عرض کیا گیا: کس کی ناک یارسول اللہ ﷺ؟ فرمایا: اسکی جس نے اپنے والدین یا ان میں سے ایک کو بڑھاپے کی حالت میں پایا اور (انکی خدمت کرکے) جنت میں داخل نہ ہوا۔"

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرنے والی اولاد جب بھی محبت و شفقت بھری نظر سے والدین کو دیکھے تو ہر نظر کے بدلے اللہ عزوجل اس کیلئے ایک مقبول حج کا ثواب لکھ دیتا ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا: اگرچہ روزانہ سو بار اس طرح دیکھے۔ فرمایا: ہاں! اللہ بہت بڑا اور بہت پاک ہے۔

خدمت اور حسن سلوک میں والدہ باپ سے زیادہ حقدار ہے۔ کیونکہ وہ دوران حمل، وضع حمل اور پرورش میں بڑی مشقتیں اور تکلیفیں برداشت کرتی ہے اسلئے اللہ اور رسول ﷺ نے ماں کا رتبہ بلند رکھا ہے۔

چنانچہ قرآن میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"ووصینا الانسان بوالدیه احسانا حملته امه کرها ووضعته کرها و حمله و فصاله ثلثون شهرا."

ترجمہ: "اور ہم نے انسان کو حکم دیا کہ اپنے والدین کے ساتھ بھلائی کرے۔ اسکی ماں نے اسے اپنے پیٹ میں رکھا تکلیف سے، اور جنا اس کو تکلیف سے، اور اسے اٹھائے پھرنا اور اس کا دودھ چھڑانا تیس مہینہ میں ہے۔"

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت الشاہ احمد رضا خان قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں کہ اس آیت کریمہ میں رب العزت نے ماں باپ دونوں کے حق میں تاکید فرما کر ماں کو پھر خاص الگ کرکے گنا اور اس کی ان سختیوں اور تکلیفوں کو شمار فرمایا جو اسے حمل وولادت اور دو برس تک اپنے خون کا عطر پلانے میں پیش آئیں۔ جنکے باعث اس کا حق بہت اشد و اعظم ہو گیا۔

ایک شخص بارگاہ نبوت میں حاضر ہوا اور عرض

maarfat.com

کیا یارسول اللہ ﷺ! میری خدمت اور احسان کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟ فرمایا: تیری ماں۔

عرض کیا اس کے بعد کون؟ فرمایا: تیری ماں۔ پھر عرض کیا: اسکے بعد کون؟ فرمایا: تیری ماں۔ پھر پوچھا گیا: اسکے بعد کون؟ فرمایا: تیرا باپ۔

اس سے معلوم ہوا کہ اولاد پر والدہ کا حق (خدمت اور احسان میں) والد سے زیادہ ہے۔

علماء محققین نے یہاں تصریح فرمائی کہ خدمت اور حسن سلوک میں والدہ، باپ سے زیادہ حقدار ہے جبکہ اطاعت اور ادب میں والد کا حق والدہ سے زیادہ ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ عزوجل نے بعض اہم دینی اور دنیوی امور میں مرد کو اس کے بعض خصائص کی وجہ سے جو فطری طور پر قدرت نے اسے تفویض فرمائے ہیں، عورت پر فوقیت عطا فرمائی ہے۔ لہذا ایسے امور میں والد اطاعت کا زیادہ حقدار ٹھہرتا ہے۔

والدین کے انتقال کے بعد احادیث مبارکہ کے مطابق ان کے ساتھ حسن سلوک کی صورتیں یہ ہیں:

"ان کیلئے دعا کرنا...... استغفار کرنا...... انکی جائز وصیت پوری کرنا...... انکے رشتہ داروں سے نیک سلوک کرنا...... انکے دوستوں کی عزت کرنا...... ان کو ایصال ثواب کرنا...... انکے وعدے پورے کرنے کی پوری کوشش کرنا...... انکا قرض ادا کرنا...... انکی قبر کی زیارت کرنا...... اور مرنے کے بعد ان کے پیچھے صدقات وخیرات بھیجنا۔"

ہادی اعظم ﷺ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص کے والدین یا ان میں سے ایک وفات پا جاتے ہیں، اس حال میں کہ وہ ان کا نافرمان تھا تو وہ شخص ان کیلئے مسلسل دعائیں کرتا رہتا ہے اور ان کیلئے مغفرت طلب کرتا رہتا ہے، یہاں تک کے اللہ تعالیٰ اسے فرمانبردار اور نیکی کرنے والا لکھ دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں اپنی یاد اور عبادت میں سرشار رکھے اور والدین کی اطاعت اور خدمت میں کوشاں رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!!!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سن 2005: عالمی تنظیم اہل سنت کی شائع کردہ اپنی نوعیت کی شاندار **ڈائری** دستیاب ہے۔

علاوہ ازیں پیشوائے اہل سنت استاذ العلماء پیر محمد افضل قادری مدظلہ کی مختلف موضوعات پر **تقاریر** وڈیو سی ڈی، آڈیو اور ویڈیو کیسٹ میں موجود ہیں۔

برائے رابطہ: مکتبہ قادریہ عالمیہ، نیک آباد (مراڑیاں شریف) بائی پاس روڈ گجرات پاکستان

فون: 521401-02 monthly@ahlesunnat.info

= = = = = = = = = = = = = = = = المشتہر: = = = = = = = = = = = = = = =

☆ حاجی محمد خضر حیات خاں 0300-7445029 ☆ مولانا خادم حسین ☆ قاری احسان اللہ ☆ مصطفیٰ کمال

marfat.com

Q. How many daughters did he ﷺ have?
A. He ﷺ had four daughters.
Q. What were their names?
A. The name of the 1st was Zainab رضی اللہ تعالٰی عنہا.
The name of the 2nd was Ruqayyah رضی اللہ تعالٰی عنہا.
The name of the 3rd was Umm-e-Kalsoom رضی اللہ عنہا
The name of the 4rth was Fatim-tuz-Zahra رضی اللہ عنہا
Q. How many wives did he ﷺ have?
A. He ﷺ had 11 wives.
Q. What were their names?
A. The Name of the 1st was Khadiijah رضی اللہ عنہا.
The name of the 2nd was Sowdah رضی اللہ عنہا.
The name of the 3rd was Aishah Siddiqah رضی اللہ عنہا
The name of the 4rth was Hafsah رضی اللہ عنہا.
The name of the 5th was Zainab Bint Khuzaimah رضی اللہ عنہا.
The name of the 6th was Zainab Bint Jahash رضی اللہ عنہا
The name of the 7th was Umm-e-Salmah رضی اللہ عنہا
The name of the 8th was Umm-e-Habibah رضی اللہ عنہا
The name of the 9th was Juwairiyah رضی اللہ عنہا
The name of 10th was Maimuunah رضی اللہ عنہا
The name of the 11th was Safiyyah رضی اللہ عنہا

سوال: ہمارے پیارے نبی ﷺ کی کتنی بیٹیاں تھیں؟
جواب: ہمارے پیارے نبی ﷺ کی چار بیٹیاں تھیں۔
سوال: ہمارے پیارے نبی ﷺ کی بیٹیوں کے نام کیا تھے؟
جواب: پہلی بیٹی کا نام سیدہ زینب رضی اللہ تعالٰی عنہا۔
دوسری بیٹی کا نام سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا۔
تیسری بیٹی کا نام سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا۔
چوتھی بیٹی کا نام سیدہ فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا
سوال: ہمارے پیارے نبی ﷺ کی کتنی بیویاں تھیں؟
جواب: ہمارے پیارے نبی ﷺ کی 11 بیویاں تھیں۔
سوال: آپ ﷺ کی بیویوں کے نام کیا تھے؟
جواب:
پہلی بیوی کا نام سیدہ خدیجۃ الکبرٰی رضی اللہ عنہا
دوسری بیوی کا نام سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا
تیسری بیوی کا نام سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
چوتھی بیوی کا نام سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا
پانچویں بیوی کا نام سیدہ زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا
چھٹی بیوی کا نام سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا
ساتویں بیوی کا نام سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا
آٹھویں بیوی کا نام سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا
نویں بیوی کا نام سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا
دسویں بیوی کا نام سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا
گیارھویں بیوی کا نام سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا

marfat.com

A. He ﷺ was born in Rabii-ul-Awwal.

Q. In which year was he ﷺ born?

A. He ﷺ was born in 571 AD.

Q. What is the name of his ﷺ father?

A. His name is Sayyidona Abdullaah ؓ.

Q. What is his mother's name?

A. Her name is Sayyidah Aaminah رضی اللہ تعالیٰ عنہا.

Q. How many years did he ﷺ live?

A. He ﷺ lived for 63 years.

Q. Did he ﷺ stay in Makkah all his life?

A. No, he ﷺ stayed 53 years in Makkah & the last 10 years in Madinat -ul-Munawwarah.

Q. How many son's did he ﷺ have?

A. He ﷺ had 3 sons.

Q. What were their names?

A.

The name of the first was Qasim ؓ

The name of the second was Abdullaah ؓ

The name of the third was Ibrahim ؓ

ب: ہمارے پیارے نبی ﷺ سوموار کو پیدا ہوئے۔
ل: ہمارے پیارے نبی ﷺ کس مہینہ میں پیدا
ئے؟
ب: ہمارے پیارے نبی ﷺ ربیع الاوّل کے مہینہ میں
اہوئے۔
ل: ہمارے پیارے نبی ﷺ کس سال پیدا ہوئے؟
ب: ہمارے پیارے نبی ﷺ 571 AD میں پیدا
ئے۔
ل: ہمارے پیارے نبی ﷺ کے والد کا نام کیا ہے؟
ب: ہمارے پیارے نبی ﷺ کے والد کا نام سیدنا عبد
ؓ ہے۔
ل: ہمارے پیارے نبی ﷺ کی والدہ کا نام کیا ہے؟
ب: ہمارے پیارے نبی ﷺ کی والدہ کا نام سیدہ آمنہ
ی اللہ تعالیٰ عنہا ہے۔
: ہمارے پیارے نبی ﷺ کی عمر کتنی تھی؟
ب: ہمارے پیارے نبی ﷺ کی عمر 63 سال تھی۔
ل: کیا ہمارے پیارے نبی ﷺ ساری زندگی مکۃ
مۃ میں رہے؟
ب: نہیں! آپ ﷺ 53 سال مکۃ المکرمۃ رہے اور
ی 10 سال مدینہ منورہ میں رہے۔
ل: ہمارے پیارے نبی ﷺ کے کتنے بیٹے تھے؟
ب: ہمارے پیارے نبی ﷺ کے تین بیٹے تھے۔
ل: ہمارے پیارے نبی ﷺ کے بیٹوں کے نام کیا تھے؟
ب: پہلے بیٹے کا نام سیدنا قاسم ؓ تھا۔
دوسرے بیٹے کا نام سیدنا عبداللہ ؓ تھا۔
تیسرے بیٹے کا نام سیدنا ابراہیم ؓ تھا۔

marfat.com

سوال: حج زندگی میں کتنی بار ضروری ہے؟
جواب: حج زندگی میں صرف ایک بار ہی ضروری ہے۔

گنبد خضراء

سوال: گنبد خضراء کہاں ہے؟
جواب: گنبد خضراء مدینہ منورہ میں ہے۔
سوال: گنبد خضراء کیا ہے؟
جواب: یہ ہمارے نبی ﷺ کی قبر مبارک پر سبز رنگ کا گنبد ہے۔
سوال: گنبد خضراء میں کون کون دفن ہیں؟
جواب: گنبد خضراء میں ہمارے آقا نبی اکرم ﷺ، سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ دفن ہیں۔
سوال: سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کون ہیں؟
جواب: آپ ہمارے نبی ﷺ کے سسر اور پہلے خلیفہ ہیں۔
سوال: سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کون ہیں؟
جواب: آپ ہمارے نبی ﷺ کے سسر اور دوسرے خلیفہ ہیں

ہمارے پیارے نبی ﷺ

سوال: ہمارے پیارے نبی ﷺ کا کیا نام ہے؟
جواب: ہمارے پیارے نبی کا نام سیدنا محمد ﷺ ہے۔
سوال: ہمارے پیارے نبی ﷺ کہاں پیدا ہوئے؟
جواب: ہمارے پیارے نبی ﷺ مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے
سوال: ہمارے پیارے نبی ﷺ کس وقت پیدا ہوئے؟
جواب: ہمارے پیارے نبی ﷺ صبح صادق کے وقت پیدا ہوئے۔
سوال: ہمارے پیارے نبی ﷺ کس دن پیدا ہوئے؟

lifetime.

A. Once.

THE GREEN DOME

Q. Where is the Green Dome?

A. It is Madinat-ul-Munawwarah.

Q. What is The Green Dome?

A. This is a dome over the grave of our Prophet ﷺ.

Q. Who is buried under it?

A. Our prophet ﷺ, Abu Bakr رضی اللہ عنہ and Umar Farooq رضی اللہ عنہ.

Q. Who is Abu Bakr رضی اللہ عنہ?

A. The Prophet's father in law & 1st Muslim Caliph.

Q. Who is Umar Farooq رضی اللہ عنہ?

A. The Prophet's father-in law & 2nd Muslim Caliph.

OUR BELOVED PROPHET

Q. What is the name of our prophet ﷺ?

A. His name is Muhammad ﷺ.

Q. Where was he ﷺ born?

A. He ﷺ was born in Makkat -ul-Mukarramah.

Q. At what time was he ﷺ born?

A. He ﷺ was born just before the dawn.

Q. On which day was he ﷺ born?

A. He ﷺ was born on Monday.

Q. In which month was he ﷺ born?

marfat.com

ZAKAAT

Q. What is Zakaat?

A.It is an annual obligatory charity that rich people give to the poor people.

Q. How much Zakaat is in 100 pounds?

A. Just 2 pounds and 50 pence.

Q. Can we give Zakaat to the mosque?

A. No! Never.

Q. Can we donate Zakaat to parents?

A.No, we must help them in all other ways.

Q. Can we donate Zakaat to a poor brother?

A. Yes we can.

HAJJ

Q.Where is Hajj performed?

A. It is performed in Makkat -ul-Mukarramah.

Q.Where is Makkat-ul-Mukarramah?

A. It is in Saudia Arabia.

Q. Why is Hajj performed in Makkah?

A.Because the Ka'bah is there.

Q. Who built the Ka'bah first of all?

A. Sayyidonaa Adam عليه السلام.

Q. What is the benefit of Hajj?

A. Allah forgives all of ones sins.

Q. How many times is Hajj fard in one's

زکوٰۃ

ں: زکوٰۃ کسے کہتے ہیں؟

ب: زکوٰۃ وہ مال ہوتا ہے جو امیر مسلمان ہر سال غریب
وں کو دیتے ہیں۔

: 100 پونڈ میں کتنی رقم زکوٰۃ ہوتی ہے۔

ب: 100 پونڈ سے زکوٰۃ صرف 2.50 پونڈ بنتی ہے۔

: کیا زکوٰۃ کی رقم مسجد کو دی جا سکتی ہے؟

ب: نہیں! زکوٰۃ کی رقم مسجد کو نہیں دی جا سکتی۔

: اگر ماں اور باپ غریب ہوں، تو کیا اُن کو زکوٰۃ
سکتی ہے؟

: نہیں! ماں باپ کی، زکوٰۃ کے علاوہ مدد کرنی
ـ

: کیا غریب بھائی اور بہن کو زکوٰۃ دی جا سکتی ہے؟

جی ہاں! غریب بھائی اور بہن کو زکوٰۃ دی جا سکتی ہے

حج

حج کہاں کیا جاتا ہے؟

: حج مکۃ المکرمۃ میں ادا کیا جاتا ہے۔

مکۃ المکرمۃ کہاں ہے؟

: مکۃ المکرمۃ سعودی عرب میں ہے۔

حج مکۃ المکرمۃ میں کیوں ادا کیا جاتا ہے؟

: مکۃ المکرمۃ میں اللہ تعالیٰ کا پہلا گھر خانہ کعبہ ہے۔

سب سے پہلے خانہ کعبہ کس نے بنایا تھا؟

: سب سے پہلے خانہ کعبہ سیدنا آدم علیہ السلام نے بنایا تھا

حج کا کیا فائدہ ہے؟

: حج سے اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو معاف کر دیتا ہے

marfat.com

ہو گا۔
سوال: نماز پڑھنے سے کیا فائدہ ہوتا ہے؟
جواب: نماز پڑھنے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے۔
سوال: نماز نہ پڑھنے سے کیا نقصان ہوتا ہے؟
جواب: نماز نہ پڑھنے سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو جاتا ہے۔
سوال: نماز کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا ہے؟
جواب: اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:
"نماز مسلمانوں پر ضروری ہے۔"
سوال: نماز کے بارے ہمارے نبی ﷺ نے کیا فرمایا ہے؟
جواب: آپ ﷺ نے فرمایا: "نماز جنت کی چابی ہے۔"

روزہ

سوال: مسلمان کس مہینہ میں روزے رکھتے ہیں؟
جواب: مسلمان رمضان کے مہینے میں روزے رکھتے ہیں۔
سوال: کیا نماز کی طرح روزے رکھنے بھی ضروری ہیں؟
جواب: نماز کی طرح روزے بھی ضروری ہیں۔
سوال: روزہ رکھنے سے کیا فائدہ ہوتا ہے؟
جواب: روزہ رکھنے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے۔
سوال: روزے کے بارے ہمارے نبی ﷺ نے کیا فرمایا ہے؟
جواب: آپ نے فرمایا ہے:
"روزہ دوزخ سے بچاتا ہے۔"
سوال: روزہ کس چیز سے ٹوٹ جاتا ہے؟
جواب: جان بوجھ کر کھانے اور پینے وغیرہ سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ جھوٹ بولنے اور گالیاں دینے سے روزہ کا ثواب تھوڑا ملتا ہے۔

A. It will be about the prayer.

Q. What is the benefit of the prayer?

A. It pleases Almighty Allah.

Q. What is the harm of not praying?

A. Almighty Allah becomes angry.

Q. What did Allah say about the prayer?

A. Allah said," It is obligatory".

Q. What did the prophet ﷺ say about it?

A. He ﷺ said, "It is the key to paradise" .

ROZAH

Q. In which month do we keep Rozah?

A. In the month of Ramadhaan.

Q. Is fasting obligatory like the prayer?

A. Yes.

Q. What is the benefit of fasting?

A. It pleases Almighty Allah.

Q. What did the prophet ﷺ say about it?

A. He said

"It shields us from the Hell Fire".

Q. What makes it invalid?

A. Drinking and eating knowingly invalidates it. Lies and swearing decreases the reward.

marfat.com

Teaching of Islam

Allama Sajid ul Hashemi, England

NAMAAZ

Q. How many prayers are obligatory?

A. Five prayers in a day.

Q. What are their names?

A. Fajr, Zuhr, 'Asr, Maghrib and 'Ishaa.

Q. How many units are in Fajr?

A. 4 (2 sunnat and 2 fard).

Q. How many units are in Zuhr?

A. 12 (4 sunnat, 4 fard, 2 sunnat and 2 nafl).

Q. How many units are in 'Asr?

A. 8 (4 sunnat and 4 fard).

Q. How many units are in Maghrib?

A. 7 (3 fard, 2 sunnats and 2 nafl)

Q. How many units are in 'Isha?

A. 17 (4 sunnat, 4 fard, 2 sunnat, 2 nafl, 3 witr and 2 nafl)

Q. What will be the first question on the day of Qiyaamah?

نماز

سوال: مسلمانوں پر دن میں کتنی نمازیں فرض ہیں؟

جواب: مسلمانوں پر دن میں پانچ نمازیں فرض ہیں۔

سوال: پانچوں نمازوں کے نام بتائیں؟

جواب: فجر۔ ظہر۔ عصر۔ مغرب۔ عشاء۔

سوال: فجر کی نماز کی کتنی رکعتیں ہیں؟

جواب: 4 (2سنت اور2فرض)۔

سوال: ظہر کی نماز کی کتنی رکعتیں ہیں؟

جواب: 12(4سنت،4فرض،2 سنت اور2نفل)۔

سوال: عصر کی نماز کی کتنی رکعتیں ہیں؟

جواب: 8 (4سنت اور4 فرض)۔

سوال: مغرب کی نماز کی کتنی رکعتیں ہیں؟

جواب: 7 (3 فرض،2سنت اور2نفل)۔

سوال: عشاء کی نماز کی کتنی رکعتیں ہیں؟

جواب: 17 (4سنت،4فرض،2سنت،2نفل،3وتر اور 2 نفل)۔

سوال: قیامت کے دن سب سے پہلے کس کے بارے سوال ہو گا؟

جواب: قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کے بارے سوال

marfat.com

خبر نامہ

علماء ومشائخ یزیدان وقت کے خلاف کلمہ حق کی آواز بلند کر کے اسوہ حسینی پر عمل فرمائیں

اہل سنت سب سے زیادہ علم پر توجہ دیں! پیر محمد افضل قادری کا ''شہادت کربلا کانفرنس'' نیک آباد سے خطاب

10 محرم کو جامعہ قادریہ عالمیہ نیک آباد (مراڑیاں شریف) میں سالانہ شہادت کربلا کانفرنس اور شیخ المشائخ، قطب الاولیاء، استاذ الاساتذہ حضرت مولانا پیر محمد اسلم قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سالانہ عرس مبارک کے عظیم الشان اجتماع میں خطبہ صدارت ارشاد فرماتے ہوئے پیشوائے اہل سنت حضرت صاحبزادہ محمد افضل قادری سجادہ نشین خانقاہ قادریہ عالمیہ نیک آباد نے علماء ومشائخ پر زور دیا کہ وہ سید الشہداء حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرتے ہوئے یزیدان وقت کے خلاف علم جہاد بلند کریں اور حکمرانوں کو اسلام شکن اقدامات سے روکنے کیلئے سنت حسین میں قربانیاں پیش کریں۔ انہوں نے کہا کہ اہل سنت کو سب سے زیادہ علم پر توجہ دینی چاہیے کیوں کہ دینی مدارس اور علماء کی کما حقہ حوصلہ افزائی نہ ہونے کی وجہ سے ماہر علماء کی شدید کمی ہوگئی ہے۔ جسکی وجہ سے مساجد دینی مدارس اور خانقاہوں اور دیگر مراکز اسلام سے قوم کی صحیح طرح علمی وفکری واخلاقی تربیت نہیں ہو رہی۔ لہذا اہل سنت سب سے زیادہ دینی مدارس پر توجہ دیں اور اتنے علماء پیدا کریں کہ ہر مسجد میں کم از کم ایک ماہر عالم دین دستیاب ہو سکے۔ انہوں نے کہا: اہل سنت کو چاہیے کہ وہ اپنی علمی وفکری کمزوری کو دور کرنے کیلئے کنز الایمان، بہار شریعت، اور مرآۃ شرح مشکوۃ جیسی کتب کا مطالعہ کریں اور ہر گھر میں ایک چھوٹی بڑی لائبریری قائم کر کے خود بھی کتب کا مطالعہ کریں اور اپنی اولاد اور دیگر عزیز واحباب کو بھی مطالعہ کرائیں اور پھر صحت عقیدہ وعمل کی تبلیغ کریں
کانفرنس وعرس مبارک میں ملک کے طول وعرض سے ہزاروں مرد وخواتین نے ریکارڈ شرکت کی، جن کیلئے علیحدہ علیحدہ وسیع اور شاندار انتظامات کئے گئے تھے۔ علاوہ ازیں عرب ممالک، یورپ اور امریکہ سے بھی احباب شریک ہوئے۔ ہزاروں افراد کیلئے لنگر کھانے کا انتظام کیا گیا تھا، جو پورا دن جاری رہا۔ سجادہ نشین صاحب نے آخری دعا میں لاکھوں کی تعداد میں درود شریف اور دیگر اوراد اور سینکڑوں قرآن پاک نبی اکرم ﷺ، آپکی امت، شہدائے کربلا اور صاحب عرس کو ایصال ثواب کئے۔ آخر میں سید الانبیاء حضرت محمد مصطفی ﷺ کی دستار مبارک کی زیارت بھی کرائی گئی۔

ایمان تقویٰ اور جہاد فی سبیل اللہ فوج کا ماٹو ہے لیکن فوجی حکمران اسکو مٹانے کیلئے سرگرم عمل ہے

طلبہ تعلیم کیساتھ ساتھ اسلام اور پاکستان کے تحفظ کیلئے بھی کردار ادا کریں: استحکام پاکستان کانفرنس سے خطاب

پیشوائے اہل سنت پیر محمد افضل قادری نے سائنس کالج گجرات میں عظیم الشان استحکام پاکستان کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا: اسلام ہی پاکستان کی اساس ہے اور استحکام اسلام ہی سے استحکام پاکستان ممکن ہے، افواج پاکستان کا ماٹو ایمان تقویٰ اور جہاد فی سبیل اللہ ہے مگر افسوس! کہ فوج کے سربراہ جنرل پرویز مشرف اس مقدس ماٹو کو مٹانے کیلئے سرگرم عمل ہیں۔ ان کے دور حکومت میں فحاشی اور بے حیائی کی کھلی سرپرستی کی جارہی ہے، قانون ناموس رسالت اور حدود آرڈیننس میں ترمیم کر کے ان اسلامی قوانین کو غیر موثر بنا دیا گیا ہے، ملک کی دینی اساس کو ختم کر کے پاکستان کو سیکولر سٹیٹ بنانے کیلئے سرتوڑ کوششیں کی جارہی ہیں، تعلیمی بورڈز اور امتحانات کا نظام ایک ملحد فرقے آغا خان فاؤنڈیشن کی تحویل میں دے دیا گیا ہے۔ ان حالات میں طلبہ پر لازم ہے کہ وہ ''اصحاب صفہ'' کی سنت کے مطابق تعلیم کیساتھ ساتھ تحفظ اسلام وتحفظ ملت کیلئے جہاد کریں اور حکومت کو اسلام شکن اقدامات سے روکنے کیلئے دباؤ ڈالیں۔ کانفرنس کا انتظام انجمن طلباء اسلام نے کیا تھا، کانفرنس میں جناب حاجی محمد حنیف طیب صاحب آف کراچی اور دیگر اہم مذہبی وسیاسی شخصیات اور انجمن کے قائدین نے خصوصی شرکت کی

7 مارچ کو پشاور تا لاہور ''ناموس رسالت ٹرین'' مارچ کے انتظامات مکمل کر لئے گئے ہیں: ضیاء اللہ قادری

عالمی تنظیم اہل سنت کی مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس 27 فروری کو راولپنڈی میں مرکزی امیر صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا، اجلاس میں چاروں صوبوں اور آزاد کشمیر سے ارکان شوریٰ نے شرکت کی۔ مرکزی ناظم اعلیٰ صاحبزادہ محمد ضیاء اللہ قادری کی سربراہی میں دستور ساز کمیٹی تشکیل دیدی گئی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آیئے! ''آواز اہل سنت'' کی فی سبیل اللہ تقسیم کر کے

جہالت، بدعقیدگی اور بدعملی کے خلاف جہاد کریں

پیارے مسلمانو! اس وقت مسلمانوں کا سب سے بڑا مسئلہ جہالت ہے جس کی وجہ سے گمراہی و بدعملی دن بدن زور پکڑ رہی ہے اور دینی اقدار کمزور ہو رہی ہیں۔ لہٰذا آپ پر لازم ہے کہ آپ امت کی علمی کمزوری کو دور کرنے کیلئے اپنا مؤمنانہ کردار پیش کریں اور سب سے زیادہ محنت علم پر کریں اور اپنا پیسہ سب سے زیادہ علم پر خرچ کریں۔

الحمدللہ! ماہنامہ آواز اہل سنت ایمانی و عملی مسائل شرعیہ کا حسین امتزاج ہے اور اس کا مطالعہ ہر مسلمان مرد وعورت کیلئے بے حد مفید ہے۔

''آواز اہل سنت'' کی فری تقسیم کر کے آپ دین اور علم دین کی خدمت کر سکتے ہیں!!!

☆ اس سلسلہ میں آپ اپنے ذاتی پیسوں سے، میلاد شریف، محافل میلاد، ختم گیارہویں اور دیگر تبلیغی جلسوں کے فنڈ میں سے ''آواز اہل سنت'' خرید کر اپنے علاقہ میں فری تقسیم کر سکتے ہیں۔

☆ آپ کا جامعہ قادریہ عالمیہ اندرون ملک و بیرون ملک ہزاروں رسالے فری تقسیم کرتا ہے۔ آپ اس عظیم صدقہ جاریہ میں بھی حصہ لے سکتے ہیں۔

☆ آپ زکوٰۃ اور صدقہ کے پیسوں سے رسالہ خرید کر دینی مدارس کے طلبہ اور دیگر مستحق لوگوں میں فری تقسیم کر سکتے ہیں۔ اس صورت میں ثواب بھی کئی گنا زیادہ ہے۔

الداعی الی الخیر:

صاحبزادہ محمد عثمان علی قادری، نیک آباد (مراڑیاں شریف) بائی پاس روڈ گجرات پاکستان

0333-8403748 0300-9622887 Web site: www.ahlesunnat.info
Ph: 053-3521401-2 Fax: 3511855 E-mail: Qadri@ahlesunnat.info

marfat.com

Under patronage: Pir Muhammad Afzal Qadri

Monthly Awaz-e-Ahlesunnat Gujrat Pakistan

Registerd CPL 127

URL: www.ahlesunnat.info E-mail: monthly@ahlesunnat.info Ph: (0092-53) 3521401-2 Fax: 3511855

باسم القادر

توہین رسالت ایکٹ 295 سی میں کفر نواز ترمیم کے خلاف

ناموس رسالت ٹرین مارچ

پشاور تا لاہور
7 مارچ سوموار

شمع رسالت کے پروانے نصف گھنٹہ پہلے قریبی سٹیشن پر پہنچ کر ناموس رسالت کی اس تحریک میں حصہ ڈالیں

نظام الاوقات عوام ایکسپریس: پشاور صدر صبح 8:30 نوشہرہ 9:12 جہانگیرہ 9:33 اٹک سٹی 10:10 حسن ابدال 10:44 ٹیکسلا کینٹ 11:06 راولپنڈی 11:50 جہلم 2:20 کھاریاں کینٹ 2:43 لالہ موسیٰ 3:03 گجرات 4:10 وزیر آباد 4:42 گوجرانوالہ 5:10 لاہور 6:30 شام

الداعی الی الخیر:

پیر محمد افضل قادری مرکزی امیر عالمی تنظیم اہلسنت

0300-9622887 0300-7456862 web: www.ahlesunnat.info
Ph: 053-3521401-2 Fax: 3511855 E-mail: atas@ahlesunnat.info

۷۸۶

جامعہ قادریہ عالمیہ، نیک آباد (مراڑیاں شریف) گجرات کے شعبہ خواتین

''شریعت کالج طالبات'' کا سالانہ عظیم الشان دینی اجتماع **جلسہ تقسیم اسناد**

زیر صدارت

ام العلماء والعالمات والدہ ماجدہ
حضرت غلام فاطمہ مدظلہا

زیر سرپرستی

پیشوائے اہل سنت حضرت صاحبزادہ
پیر محمد افضل قادری مدظلہ
سجادہ نشین خانقاہ قادریہ عالمیہ نیک آباد

انشاء اللہ العزیز اس سال 392 طالبات کو اسناد اور رداء فضیلت عطا کی جا رہی ہے

17 اپریل 2005 بروز اتوار صبح 10 تا 2 بجے دن

منجانب: ر۔ک۔قادری پرنسپل: شریعت کالج طالبات، نگران: عالمی تنظیم اہل سنت شعبہ خواتین

رابطہ نمبر زنانہ دفتر: 053-3522290 مردانہ دفتر: 053-3521401-02

marfat.com